قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل لندن

Online Edition

مدیر: ابو سعید

ہفتہ 23/ جولائی 2022ء | 23/ ذوالحجہ 1443 ہجری قمری | 23/ وفا 1401 ہجری شمسی | جلد: 4 | شمارہ: 151

ارشاد باری تعالیٰ

اَلَّذِیۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ ۙ﴿۵﴾ عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا لَمۡ یَعۡلَمۡ ؕ﴿۶﴾

(العلق: 5- 6)

ترجمہ: جس نے قلم کے ذریعہ سکھایا۔ انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

فرمانِ رسولؐ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، تو اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے۔

(ترمذی کتاب العلم باب اذا اراد اللہ بعبد خیرا)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

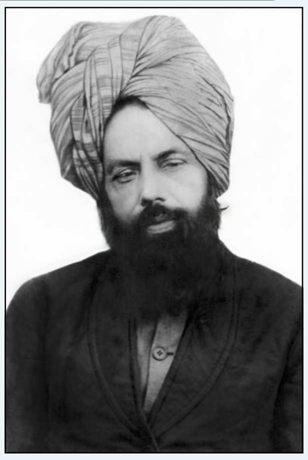

حقیقی معرفت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

میں یہ سب باتیں بار بار اس لئے کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے جو اس جماعت کو بنانا چاہا ہے تو اس سے یہی غرض رکھی ہے کہ وہ حقیقی معرفت جو دنیا میں گُم ہو چکی ہے اور وہ حقیقی تقویٰ و طہارت جو اس زمانہ میں پائی نہیں جاتی۔ اسے دوبارہ قائم کرے۔

عام طور پر تکبّر دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ علماء اپنے علم کی شیخی اور تکبر میں گرفتار ہیں۔ فقراء کو دیکھو تو ان کی بھی حالت اور ہی قسم کی ہو رہی ہے۔ ان کو اصلاح نفس سے کوئی کام ہی نہیں رہا۔ ان کی غرض و غایت صرف جسم تک محدود ہے۔ اس لئے اُن کے مجاہدے اور ریاضتیں بھی کچھ اور ہی قسم کی ہیں جیسے ذکر ارّہ وغیرہ۔ جن کا چشمہ نبوت سے پتہ نہیں چلتا۔ میں دیکھتا ہوں کہ دل کو پاک کرنے کی طرف ان کی توجہ ہی نہیں۔ صرف جسم ہی جسم باقی رہا ہوا ہے۔ جس میں رُوحانیت کا کوئی نام و نشان نہیں۔ یہ مجاہدے دل کو پاک نہیں کر سکتے اور نہ کوئی حقیقی نور معرفت کا بخش سکتے ہیں۔ پس یہ زمانہ اب بالکل خالی ہے۔ نبوی طریق جیسا کہ کرنے کا تھا وہ بالکل ترک کر دیا گیا ہے اور اس کو بُھلا دیا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ عہد نبوت پھر آ جاوے اور تقویٰ اور طہارت پھر قائم ہو۔ اور اس کو اس نے اس جماعت کے ذریعہ چاہا ہے۔

پس فرض ہے کہ حقیقی اصلاح کی طرف تم توجہ کرو اسی طرح پر جس طرح پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اصلاح کا طریق بتایا ہے۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 213-214 ایڈیشن 1988ء)

- انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کا ایک درد ہونا چاہئے جس کی وجہ سے اس کے نزدیک وہ ایک قابلِ قدر شئے ہو جاوے گا۔ اگر یہ درد اس کے دل میں نہیں ہے اور صرف دنیا اور اس کے مافیہا کا ہی درد ہے تو آخر تھوڑی سی مہلت پاکر وہ ہلاک ہو جاوے گا۔ خدا تعالیٰ مہلت اس لئے دیتا ہے کہ وہ حلیم ہے لیکن جو اس کے حلم سے خود ہی فائدہ نہ اٹھاوے تو اسے وہ کیا کرے۔ پس انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ اس کے ساتھ کچھ نہ کچھ ضرور تعلق بنائے رکھے۔ سب عبادتوں کا مرکز دل ہے۔ اگر عبادت تو بجالاتا ہے مگر دل خدا کی طرف رجوع نہیں ہے تو عبادت کیا کام آوے گی۔ اس لئے دل کا رجوع تام اس کی طرف ہونا ضروری ہے۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 222 ایڈیشن 1988ء)

فرمان خلیفہ وقت

بعض لوگ کہتے ہیں حافظہ بڑی عمر میں کمزور ہو جاتا ہے۔ مجھے یاد ہے ہمارے ایک استاد ہوتے تھے، انہوں نے ریٹائرمنٹ کے بعد قرآن کریم حفظ کیا اور ربوہ میں سائیکل کے ہینڈل پر قرآن کریم رکھا ہوتا تھا اور چلتے ہوئے پڑھتے رہتے تھے۔ لیکن آج کل ربوہ میں رکشے اتنے ہو گئے ہیں اب اس طرح نہیں کیا جا سکتا کیونکہ پھر بزرگ ہسپتال پہنچے ہوں گے۔۔۔۔

پھر ایک روایت میں ہے، ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اچھا صدقہ یہ ہے کہ ایک مسلمان علم حاصل کرے پھر اپنے مسلمان بھائی کو سکھائے۔

(سنن ابن ماجہ المقدمہ باب ثواب معلم الناس الخیر)

تو یہ علم حاصل کرنے کی اہمیت ہے۔ اور پھر اس کو سکھانے کی کہ یہ ایک صدقہ ہے اور صدقہ بھی ایسا ہے جو صدقہ جاریہ ہے کہ دوسروں کو علم سکھاؤ تو تمہاری طرف سے ایک جاری صدقہ شروع ہو جاتا ہے اسی لئے اساتذہ کی عزت کا بھی اتنا حکم ہے کہ اگر ایک لفظ بھی کسی سے سیکھو تو اس کی عزت کرو۔ اساتذہ کا بڑا معزز پیشہ ہے۔ لیکن پاکستان وغیرہ میں اس کو بھی صرف آمدنی کا ذریعہ بنا لیا گیا ہے اور یہ پیشہ بھی بدنام ہو رہا ہے۔ ٹھیک ہے جائز طور پر ایک ملازم یہ پیشہ اختیار کرتا ہے اس کو تنخواہ ملتی ہے، کمانا چاہئے یا پھر ٹیوشن بھی لی جا سکتی ہے لیکن وہاں آج کل ہوتا یہ ہے کہ سکولوں میں پڑھانے کی طرف توجہ نہیں دیتے، اور طالب علم کو کہہ دیا کہ تم میرے گھر آنا اور ٹیوشن پڑھو اور پھر ٹیوشن بھی اتنی لیتے ہیں کہ جو بعضوں کی پہنچ سے باہر ہوتی ہے۔ امیر آدمی سے تو چلو لے لی لیکن بیچارے غریبوں کو بھی نہیں بخشتے اور اگر ٹیوشن نہ پڑھیں تو امتحان میں فیل ہو جاتے ہیں وہ پہلے ہی کہہ دیتے ہیں کہ اگر امتحان میں پاس ہونا ہے تو ٹیوشن پڑھو اور پھر بیچارے بعض لوگ (ایسے طالب علم یا ان کے والدین) اسی ٹیوشن کی وجہ سے مقروض ہو جاتے ہیں احمدی اساتذہ کو اس سے پرہیز کرنا چاہئے اپنا ایک نمونہ دکھانا چاہئے اور جو علم اور فیض انہوں نے حاصل کیا ہے اس کو دوسروں تک پہنچانے میں کنجوسی اور بخل سے کام نہیں لینا چاہئے۔

(خطبہ جمعہ 18/ جون 2004ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- آپ کے وعدے کسی کل سے بندھے رہتے ہیں (منظوم)
- ’’اسلام احمدی ہے اور احمدی اسلام ہے‘‘ (حضرت مسیح موعودؑ)
- حضرت مصلح موعودؓ کے کارنامے (قسط 1)
- کشف و الہام کے ذریعہ تصحیح حدیث
- خدام الاحمدیہ کی علمی ریلی
- رومانیہ کے ایک ٹی وی پروگرام میں اسلام احمدیت کی شمولیت

دربارِ خلافت

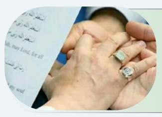

مسافروں کی بھی کئی قسمیں ہیں لیکن جو خدا تعالیٰ کی خاطر اور خدا تعالیٰ کے کہنے سے سفر کرتے ہیں، وہ سب سے زیادہ خوش قسمت مسافر ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

جب ہم بعض احادیث کو دیکھتے ہیں تو خیال آتا ہے کہ مہمان بننے کی بجائے میز بان ہی بنے رہیں۔ مہمان نوازی بھی ایک حدیث کے مطابق مومن ہونے کی نشانی ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان لاتا ہے، وہ مہمان کی عزت و احترام کرے۔

(صحیح البخاری کتاب الادب باب اکرام الضیف و خدمتہ ایاہ بنفسہ حدیث نمبر 6135)

گویا دوسرے لفظوں میں مہمان کی عزت و احترام نہ کرنے والا اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان میں کمزور ہے۔ پس جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بار بار مہمان نوازی کی طرف توجہ دلائی تو اپنے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی وجہ سے، قرآنِ کریم کے حکم کی وجہ سے، اس لئے کہ ہم اپنے ایمانوں میں مضبوطی پیدا کریں۔ پھر ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنے کو بھی بڑی نیکی فرمایا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب البر و الصلۃ و الآداب باب استحباب طلاقۃ الوجہ عند اللقاء حدیث نمبر 6690)

پس جلسے کے یہ تین دن جو ہیں ان میں متفرق نیکیاں بجا لائی جاتی ہیں۔ ان کے علاوہ یہ بھی بہت بڑی نیکی ہے کہ دوسروں سے خندہ پیشانی سے پیش آئیں۔ اس کے مختلف مواقع پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ میز بانوں کو بھی پیدا ہوں گے اور مہمانوں کے لئے بھی پیدا ہوں گے۔ خاص طور پر ڈیوٹی دینے والے کارکنوں کو میں کہوں گا کہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے تعلقات میں بھی، بات چیت میں بھی، تھکاوٹ کی وجہ سے بعض دفعہ آدمی چڑ بھی جاتا ہے تب بھی خندہ پیشانی سے پیش آئیں۔ اور افسران جو ہیں اپنے ماتحتوں سے بھی خندہ پیشانی سے پیش آئیں۔ کارکنوں کے لئے بعض دفعہ ایسے موقعے پہلے پیدا ہوتے رہے ہیں کہ بعض جگہیں مخصوص ہیں یا بعض کھانے پینے کی چیزیں مخصوص کر دی گئیں یا جہاں دفتر بنائے گئے تو فریج رکھ دیئے گئے جو صرف افسران کے لئے مخصوص کر دیئے گئے اور عام معاون اگر وہاں سے پانی بھی پی لیتا تھا تو اُس سے ناراضگی ہو جاتی تھی، یہ چیزیں ہمارے اندر نہیں ہونی چاہئیں۔ بہر حال ڈیوٹی کے دوران جس طرح میں نے کہا، کئی باتیں ہو جاتی ہیں، کام کرتے ہوئے اونچ نیچ ہو جاتی ہے۔ لیکن ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہم نے خوش اخلاق کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا ہے۔ مہمانوں سے تو خوش اخلاق سے پیش آئیں گے ہی، اگر آپس میں بھی خوش خلقی کا مظاہرہ کریں، تو مہمانوں پر بھی اس پورے ماحول پر بہت اچھا اثر ہوگا اور ماحول مزید خوشگوار ہوگا۔ جو غیر مہمان آئے ہوتے ہیں اُن پر بھی بڑا اچھا نیک اثر ہوگا اور پھر اسی طرح خود بھی اپنی نیکیوں میں اضافہ کر رہے ہوں گے۔ خوش خلقی کا مظاہرہ کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن رہے ہوں گے۔

پھر یہ بات بھی ہر ڈیوٹی دینے والے کو، ہر کارکن کو یاد رکھنی چاہئے کہ مہمان نوازی کوئی احسان نہیں ہے بلکہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے، جس کا پہلے ذکر ہو چکا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی فرمایا ہے کہ یہ مہمان کا حق ہے اور اللہ تعالیٰ حقوق کی ادائیگی کے بارے میں کیا فرماتا ہے؟ ایک جگہ فرمایا وَاٰتِ ذَا الۡقُرۡبٰی حَقَّہٗ وَالۡمِسۡکِیۡنَ وَابۡنَ السَّبِیۡلِ وَلَا تُبَذِّرۡ تَبۡذِیۡرًا (بنی اسرائیل: 27) اور قرابت دار کو بھی اُس کا حق دو اور مسکین کو بھی اور مسافر کو بھی، اور فضول خرچی اور اسراف نہ کرو۔

یہاں تین قسم کے لوگوں کے حقوق کی بات ہو رہی ہے، لیکن آج کے مضمون کے حوالے سے مسافر کے حق کی طرف توجہ دلاؤں گا۔ مسافروں کی بھی کئی قسمیں ہیں لیکن جو خدا تعالیٰ کی خاطر اور خدا تعالیٰ کے کہنے سے سفر کرتے ہیں، وہ سب سے زیادہ خوش قسمت مسافر ہیں۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ ایسی مجلس جس میں اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کا ذکر ہو رہا ہو اُس مجلس میں بیٹھنے والوں پر فرشتے بھی سلامتی اور دعاؤں کے تحفے بھیجتے ہیں۔

(صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء ... باب فضل مجالس الذکر حدیث نمبر 6839)

ہمارے جلسے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسی ہی مجالس ہیں۔ اور ان مجلسوں میں شامل ہونے کے لئے سفر کر کے آنے والوں کا مقام بھی بہت بلند ہے جو اس نیت سے آتے ہیں کیونکہ فرشتے اُن کے لئے دعائیں کر رہے ہیں۔ پس خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو ایسے مسافروں کی خدمت اور مہمان نوازی کا حق ادا کرنے والے ہوں جن کا حق خدا تعالیٰ نے قائم فرما دیا۔ یقیناً اُس کی ادائیگی کرنے والا اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا ہوگا۔ اور جو خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر لے اُس سے زیادہ خوش قسمت اور کون ہو سکتا ہے؟

(خطبہ جمعہ 23 اگست 2013ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

آپ کے وعدے کسی کل سے بندھے رہتے ہیں

آپ کے وعدے کسی کل سے بندھے رہتے ہیں
چاہنے والے اسی پل سے بندھے رہتے ہیں

تنگ آ جاتی ہیں پلو سے لگی گرہیں بھی
کیسے رشتے ہیں جو ململ سے بندھے رہتے ہیں

صبح کی شبنمی پلکوں کو مسلتے ہوئے ہاتھ
اک نئے خواب کی کونپل سے بندھے رہتے ہیں

کھٹی میٹھی سی کوئی بات لبوں میں لے کر
منہ کو ڈھانپے ہوئے آنچل سے بندھے رہتے ہیں

صرف میرے ہی بیاباں پہ پڑی اوس نہیں
اشک دریا کے بھی بادل سے بندھے رہتے ہیں

شام کی زلفیں بکھرنے سے عیاں ہوتا ہے
کتنے جگنو ہیں جو کاجل سے بندھے رہتے ہیں

زندگی سونے کی مہلت نہیں دیتی ہے دیاؔ
خواب تعبیر کے آنچل سے بندھے رہتے ہیں

دیا جیم۔ فیجی

اداریہ

”اسلام احمدی ہے اور احمدی اسلام ہے“ (حضرت مسیح موعودؑ)

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں سیدنا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نام بیان فرمائے ہیں۔ ایک محمدؐ اور دوسرا احمدؐ۔حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام نے ”احمد“ نام کی نسبت سے اپنے فرقہ کا نام ”احمدیہ“ رکھا اور جو آپ پر ایمان لائے وہ ”احمدی“ کہلائے۔ بعض لوگ لفظ احمدی کو حضرت مسیح موعودؑ کے نام غلام احمدؑ کی طرف بھی منسوب کرتے ہیں۔ جبکہ حضرت مسیح موعودؑ نے خود لفظ احمد یا لفظ احمدی کی نسبت قرآن کریم میں بیان حضرت محمدؐ کے نام احمدؐ سے جوڑی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ محمدؐ جلالی نام ہے اور وہ دور بھی جلالی تھا جبکہ احمد جمالی نام ہے اور آپؐ کا یہ دور جمالی ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں۔

”لوگوں نے جو اپنے نام حنفی شافعی وغیرہ رکھے ہیں۔ یہ سب بدعت ہیں۔حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو ہی نام تھے۔ محمد اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ آنحضرت کا اسم اعظم محمدؐ ہے صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم اللہ ہے۔ اسم اللہ دیگر کل اسماء مثلاً حیّ، قیوم، رحمٰن، رحیم وغیرہ کا موصوف ہے۔حضرت رسول کریمؐ کا نام احمدؐ وہ ہے جس کا ذکر حضرت مسیحؑ نے کیا۔ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُہٗۤ اَحْمَدُ (الصف:7) مِنْۢ بَعْدِی کا لفظ ظاہر کرتا ہے کہ وہ نبی میرے بعد بلا فصل آئے گا یعنی میرے اور اس کے درمیان اور کوئی نبی نہ ہوگا۔حضرت موسیٰؑ نے یہ الفاظ نہیں کہے۔ بلکہ انہوں نے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ؕ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗۤ اَشِدَّآءُ (الفتح:30) میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدنی زندگی کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جب بہت سے مومنین کی معیت ہوئی جنہوں نے کفار کے ساتھ جنگ کئے۔حضرت موسیٰؑ نے آنحضرت کا نام محمد بتلایا صلی اللہ علیہ وسلم۔ کیونکہ حضرت موسیٰؑ خود بھی جلالی رنگ میں تھے۔ اور حضرت عیسیٰؑ نے آپ کا نام احمدؐ بتلایا۔ کیونکہ وہ خود بھی ہمیشہ جمالی رنگ میں تھے۔ اب چونکہ ہمارا سلسلہ بھی جمالی رنگ میں ہے اس واسطے اس کا نام احمدی ہوا۔“

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 208 ایڈیشن 1984ء)

• پھر اسی مضمون کے تسلسل میں یوں بیان فرمایا۔

”جمعہ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیدا ہونے کا دن تھا۔ اور یہی متبرک دن تھا۔ مگر پہلی اُمتوں نے غلطی کھائی۔ کسی نے شنبہ کے دن کو اختیار کیا۔ کسی نے یکشنبہ کے دن کو۔حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اصل دن کو اختیار کیا۔ ایسا ہی اسلامی فرقوں نے غلطی کھائی۔ کسی نے اپنے آپ کو حنفی کہا۔ اور کسی نے مالکی اور کسی نے شیعہ اور کسی نے سُنّی۔ مگر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف دو ہی نام تھے۔ محمد اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے دو ہی فرقے ہو سکتے ہیں۔ محمدیؐ یا احمدیؐ۔ محمدیؐ اس وقت جب جلال کا اظہار ہو۔ احمدیؐ اس وقت جب جمال کا اظہار ہو۔“

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 209 ایڈیشن 1984ء)

• ایک اور مقام پر جماعت پر اعتراض کہ اپنی جماعت کو الگ سے نام کیوں دیا؟ کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔

”یہ نام تو صرف شناخت کے واسطے ہے جیسا کہ مسلمانوں میں بہت سے فرقے ہیں۔ کوئی اپنے آپ کو حنفی کہتا ہے کوئی شافعی کوئی اہلحدیث وغیرہ۔ چونکہ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جمالی نام احمد کا ظہور ہو رہا ہے اس واسطے اس جماعت کا نام احمدی ہوا۔ اور یہ نام اسی زمانہ اور اسی جماعت کے واسطے مقدر تھا۔ اس سے پہلے اگرچہ بعض ایسے آدمی ہوئے جو کسی جماعت کے امام بنے اور ان کے نام میں احمد کا لفظ تھا مگر کبھی خدا تعالیٰ نے کسی جماعت کا نام احمدی نہ ہونے دیا۔ مثلاً امام احمد بن حنبل تھے۔ ان کی جماعت حنبلی کہلائی۔ سیّد احمد بریلوی تھے تو ان کی جماعت مجاہدین کہلائی۔ سیّد احمد علیگڑھ کے تھے تو ان کے ہم خیال نیچری کہلائے۔ علیٰ ہٰذا القیاس اور کسی کا نام کبھی احمدی نہیں ہوا۔“

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 3 ایڈیشن 1984ء)

• ایک اور جگہ احمدیہ فرقہ کے قیام کی غرض یوں بیان فرماتے ہیں

”اس وقت تقویٰ بالکل اُٹھ گیا ہے۔ اگر مُلّانوں کے پاس جائیں تو وہ اپنے ذاتی اور نفسانی اغراض کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ مسجدوں کو دکانوں کا قائمقام سمجھتے ہیں۔ اگر چار روز روٹیاں بند ہو جائیں تو کچھ تعجب نہیں کہ نماز پڑھانا ہی چھوڑ دیں۔ اس دین کے دو ہی بڑے حصے تھے ایک تقویٰ دوسرے تائیدات سماویہ۔ مگر اب دیکھا جاتا ہے کہ یہ باتیں نہیں رہیں۔ عام طور پر تقویٰ نہیں رہا اور تائیدات سماویہ کا یہ حال ہے کہ خود تسلیم کر بیٹھے ہیں کہ مدت ہوئی ان میں نہ کوئی نشانات ہیں نہ معجزات اور نہ تائیدات سماویہ کا کوئی سلسلہ ہے۔ جلسہ مذاہب میں مولوی محمد حسین نے صاف طور پر اقرار کیا تھا کہ اب معجزات اور نشانات دکھانے والا کوئی نہیں اور یہ ثبوت ہے اس امر کا کہ تقویٰ نہیں رہا کیونکہ نشانات تو متقی کو ملتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دین کی تائید اور نصرت کرتا ہے مگر وہ نصرت تقویٰ کے بعد آتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نشانات اور معجزات اس لئے عظیم الشان قوت اور زندگی کے نشانات ہیں کہ آپ سیّد المتقین تھے۔ آپؐ کی عظمت اور جلال کا خیال کر کے بھی انسان حیران رہ جاتا ہے۔ اب پھر اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ آپ کا جلال دوبارہ ظاہر ہو اور آپ کے اسم اعظم کی تجلی دنیا میں پھیلے اور اسی لئے اس نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ یہ سلسلہ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے اور اس کی غرض اللہ تعالیٰ کی توحید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جلال ظاہر کرنا ہے اس لئے کوئی مخالف اس کو گزند نہیں پہنچا سکتا۔“

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 34 ایڈیشن 1984ء)

• اس آرٹیکل میں اگر حضرت مسیح موعودؑ کے بیان فرمودہ اغراض و مقاصد بیان ہو جائیں تو سلسلہ احمدیہ کے قیام کا مقصد واضح ہو جائے گا اور ہمیں ان اغراض کو سامنے رکھ کر اپنے آپ کو سنوارنے کا موقع بھی مل جائے گا۔

* سلسلہ احمدیہ کے قیام کی ضرورت بیان کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں:

”یقیناً یاد رکھو۔ یہ سلسلہ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے۔ اگر یہ سلسلہ قائم نہ ہوتا تو دنیا میں نصرانیت پھیل جاتی اور خدائے وحدہٗ لاشریک کی توحید قائم نہ رہتی۔ یا یہ مسلمان ہوتے جو اپنے ناپاک اور جھوٹے عقیدوں کے ساتھ نصرانیت کو مدد دیتے ہیں۔ اور اُن کے معبود اور خدا بنائے ہوئے مسیح کے لئے میدان خالی کرتے ہیں۔ یہ سلسلہ اب کسی ہاتھ اور طاقت سے نابود نہ ہوگا۔ یہ ضرور بڑھے گا اور پُھولے گا اور خدا کی بڑی بڑی برکتیں اور فضل اس پر ہوں گے۔ جب ہمیں خدا کے زندہ اور مبارک وعدہ ہر روز ملتے ہیں اور وہ تسلی دیتا ہے کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اور تمہاری دعوت زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ پھر ہم کسی تحقیر اور گالی گلوچ پر کیوں مضطرب ہوں۔“

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 284 ایڈیشن 1984ء)

اسلام احمدی ہے اور احمدی اسلام ہے

بعض غیر لوگوں نے جب حضرت مسیح موعودؑ سے اعتراض کیا کہ آپ نے احمدیہ فرقہ کا نام مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کے لئے رکھا ہے۔

چنانچہ ایک مولوی صاحب آئے اور انہوں نے سوال کیا کہ خدا تعالیٰ نے ہمارا نام مسلمان رکھا ہے۔ آپ نے اپنے فرقہ کا نام احمدی کیوں رکھا ہے؟ یہ بات ھُوَسَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ (الحج:79) کے برخلاف ہے۔ اس کے جواب میں حضرت نے فرمایا:

اسلام بہت پاک نام ہے اور قرآن شریف میں یہی نام آیا ہے۔ لیکن جیسا کہ حدیث شریف میں آچکا ہے اسلام کے تہتّر (73) فرقے ہو گئے ہیں اور ہر ایک فرقہ اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ انہی میں ایک رافضیوں کا ایسا فرقہ ہے جو سوائے دو تین آدمیوں کے تمام صحابہؓ کو سبّ وشتم کرتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواجِ مطہرات کو گالیاں دیتے ہیں۔ اولیاء اللہ کو بُرا کہتے ہیں۔ پھر بھی مسلمان کہلاتے ہیں۔ خارجی حضرت علی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو بُرا کہتے ہیں اور پھر بھی مسلمان نام رکھاتے ہیں۔ بلادِ شام میں ایک فرقہ یزیدیہ ہے جو امام حسینؓ پر تبرّہ بازی کرتے ہیں اور مسلمان بنے پھرتے ہیں۔ اسی مصیبت کو دیکھ کر سلفِ صالحین نے اپنے آپ کو ایسے لوگوں سے تمیز کرنے کے واسطے اپنے نام شافعی، حنبلی وغیرہ تجویز کئے۔ آجکل نیچریوں کا ایک ایسا فرقہ نکلا ہے جو جنت، دوزخ، وحی، ملائک سب باتوں کا منکر ہے۔ یہاں تک کہ سید احمد خاں کا خیال تھا کہ قرآن مجید بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خیالات کا نتیجہ ہے اور عیسائیوں سے سُن کر یہ قصے لکھ دیئے ہیں۔ غرض ان تمام فرقوں سے اپنے آپ کو تمیز کرنے کے لیے اس فرقہ کا نام احمدیہ رکھا گیا۔

حضرت یہ تقریر کر رہے تھے کہ اس مولوی نے پھر سوال کیا کہ قرآن شریف میں تو حکم ہے کہ لَا تَفَرَّقُوْا (آل عمران:104) اور آپ نے تو تفرقہ ڈال دیا۔

حضرت نے فرمایا: ہم تو تفرقہ نہیں ڈالتے بلکہ ہم تفرقہ دور کرنے کے واسطے آئے ہیں۔ اگر احمدی نام رکھنے میں ہتک ہے تو پھر شافعی حنبلی کہلانے میں بھی ہتک ہے، مگر یہ نام ان اکابر کے رکھے ہوئے ہیں جن کو آپ بھی صلحا مانتے ہیں۔ وہ شخص بد بخت ہوگا جو ایسے لوگوں پر اعتراض کرے اور اُن کو برا کہے صرف امتیاز کے لیے ان لوگوں نے اپنے یہ نام رکھے تھے۔ ہمارا کاروبار خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور ہم پر اعتراض کرنے والا خدا تعالیٰ پر اعتراض کرتا ہے۔ ہم مسلمان ہیں اور احمدی ایک امتیازی نام ہے۔

اگر صرف مسلمان نام ہو تو شناخت کا تمغہ کیونکر ظاہر ہو۔ خدا تعالیٰ ایک جماعت بنانا چاہتا ہے اور اس کا دوسروں سے امتیاز ہونا ضروری ہے۔ بغیر امتیاز کے اس کے فوائد مترتب نہیں ہوتے اور صرف مسلمان کہلانے سے تمیز نہیں ہوسکتی۔ امام شافعی اور حنبل وغیرہ کا زمانہ بھی ایسا تھا کہ اس وقت بدعات شروع ہوگئی تھیں۔ اگر اس وقت یہ نام نہ ہوتے تو اہل حق اور ناحق میں تمیز نہ ہوسکتی۔ ہزار ہا گندے آدمی ملے جلے رہتے۔ یہ چار نام اسلام کے واسطے مثل چار دیواری کے تھے۔ اگر یہ لوگ پیدا نہ ہوتے تو اسلام ایسا مشتبہ مذہب ہو جاتا کہ بدعتی اور غیر بدعتی میں تمیز نہ ہوسکتی۔ اب بھی ایسا زمانہ آگیا ہے کہ گھر گھر ایک مذہب ہے۔ ہم کو مسلمان ہونے سے انکار نہیں، مگر تفرقہ دور کرنے کے واسطے یہ نام رکھا گیا ہے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے توریت والوں سے اختلاف کیا اور عام نظروں میں ایک تفرقہ ڈالنے والے بنے۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ یہ تفرقہ خود خدا ڈالتا ہے۔ جب کھوٹ اور ملاوٹ زیادہ ہو جاتی ہے تو خدا تعالیٰ خود چاہتا ہے کہ ایک تمیز ہو جائے۔

مولوی صاحب نے پھر وہی سوال کیا کہ خدا نے تو کہا ہے کہ

هُوَسَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ

(الحج: 79)

فرمایا: کیا اس میں رافضی اور بدعتی اور آجکل کے مسلمان شامل ہیں؟ کیا اس میں آجکل کے وہ لوگ شامل ہیں جو اباحتی ہو رہے ہیں؟ اور شراب اور زنا کو بھی اسلام میں جائز جانتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ اس کے مخاطب تو صحابہؓ ہیں۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ قرون ثلاثہ کے بعد فیج اعوج کا زمانہ ہوگا جس میں جھوٹ اور کذب کا افشا ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس زمانہ کے لوگوں کے متعلق فرمایا ہے لَیْسُوْا مِنِّی وَلَسْتُ مِنْهُمْ۔ نہ اُن کا مجھ سے کوئی تعلق ہے نہ میرا اُن سے کوئی تعلق ہے۔ وہ لوگ مسلمان کہلائیں گے مگر میرے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہ ہوگا۔

جو لوگ اسلام کے نام سے انکار کریں یا اس نام کو عار سمجھیں۔ ان کو تو میں لعنتی کہتا ہوں۔ میں کوئی بدعت نہیں لایا۔ جیسا کہ حنبلی شافعی وغیرہ نام تھے ایسا ہی احمدی بھی نام ہے بلکہ احمد کے نام میں اسلام کے بانی احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اِتّصال ہے۔ اور یہ اِتّصال دوسرے ناموں میں نہیں۔ احمد، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے۔ اسلام احمدی ہے اور احمدی اسلام ہے۔ حدیث شریف میں محمدی رکھا گیا ہے۔ بعض اوقات الفاظ بہت ہوتے ہیں مگر مطلب ایک ہی ہوتا ہے۔ احمدی نام ایک امتیازی نشان ہے۔ آجکل اس قدر طوفان زمانہ میں ہے کہ اوّل آخر کبھی نہیں ہوا اس واسطے کوئی نام ضروری تھا۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک جو مسلمان ہیں وہ احمدی ہیں۔''

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 180-182 ایڈیشن 1984ء)

احمدیہ سلسلہ کے قیام کے مقاصد

اس آرٹیکل کے آخر میں قارئین کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زبان مبارک سے بیان جماعت اور سلسلہ کے قیام کے مقاصد رکھے جاتے ہیں تا ان مبارک الفاظ کو سامنے رکھ کر ہم اپنے اندر روحانی، اخلاقی تبدیلی پیدا کرسکیں۔

آپ فرماتے ہیں:

''میں سچ کہتا ہوں کہ اس وقت آسمان باتیں کر رہا ہے۔ خدا چاہتا ہے کہ زمین کے رہنے والوں میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہو جس طرح سے ہر ایک بادشاہ طبعاً چاہتا ہے کہ اُس کا جلال ظاہر ہو۔ اسی طرح منشاء الٰہی یُوں ہی ہو رہا ہے۔ کہ اس کی عظمت و جبروت کا اہل دنیا کو علم ہو اور وہ خدا جو پوشیدہ ہو رہا ہے دنیا پر اپنا ظہور دکھائے۔ اس لیے اس نے اپنا ایک مامور بھیجا ہے تا کہ دنیا کا جذام جاتا رہے۔

اگر یہ سوال ہو کہ تم نے آکر کیا بنایا۔ ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ دنیا کو خود معلوم ہو جاوے گا۔ کہ کیا بنایا۔ ہاں اتنا ہم ضرور کہتے ہیں کہ لوگ آکر ہمارے پاس گناہوں سے توبہ کرتے ہیں۔ اُن میں انکسار، فروتنی پیدا ہوتی ہے۔ اور رذائل دور ہو کر اخلاق فاضلہ آنے لگتے ہیں۔ اور سبزہ کی طرح آہستہ آہستہ بڑھتے ہیں۔ اور اپنے اخلاق اور عادات میں ترقی کرنے لگتے ہیں۔ انسان ایک دم میں ہی ترقی نہیں کر لیتا۔ بلکہ دنیا میں قانون قدرت یہی ہے کہ ہر شے تدریجی طور پر ترقی کرتی ہے۔ اس سلسلہ سے باہر کوئی شے ہو نہیں سکتی۔ ہاں ہم یہ امید رکھتے ہیں کہ آخر سچائی پھیلے گی اور پاک تبدیلی ہوگی۔ یہ میرا کام نہیں ہے بلکہ خدا کا کام ہے اُس نے ارادہ کیا ہے کہ پاکیزگی پھیلے۔ دنیا کی حالت مسخ ہو چکی ہے اور اُسے ایک کیڑا لگا ہوا ہے۔ پوست ہی پوست باقی ہے مغز نہیں رہا۔ مگر خدا نے چاہا ہے کہ انسان پاک ہو جاوے اور اُس پر کوئی داغ نہ رہے۔ اسی واسطے اُس نے محض اپنے فضل سے یہ سلسلہ قائم کیا ہے۔''

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 278-279 ایڈیشن 1984ء)

• پھر آپ فرماتے ہیں:

''اس سلسلہ میں داخل ہو کر تمہارا وجود الگ ہو اور تم بالکل ایک نئی زندگی بسر کرنے والے انسان بن جاؤ۔ جو کچھ تم پہلے تھے وہ نہ رہو۔ یہ مت سمجھو کہ تم خدا تعالیٰ کی راہ میں تبدیلی کرنے سے محتاج ہو جاؤ گے یا تمہارے بہت سے دشمن پیدا ہو جائیں گے۔ نہیں۔ خدا کا دامن پکڑنے والا ہرگز محتاج نہیں ہوتا۔ اس پر کبھی بُرے دن نہیں آسکتے۔ خدا جس کا دوست اور مددگار ہو۔ اگر تمام دنیا اس کی دشمن ہو جاوے تو کچھ پرواہ نہیں۔ مومن اگر مشکلات میں بھی پڑے تو وہ ہرگز تکلیف میں نہیں ہوتا بلکہ وہ دن اس کے لئے بہشت کے دن ہوتے ہیں۔ خدا کے فرشتے ماں کی طرح اسے گود میں لے لیتے ہیں۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 263 ایڈیشن 1984ء)

• پھر فرمایا:

''خدا تعالیٰ خود ایک ایسی جماعت تیار کر رہا ہے جو قرآن شریف کی ماننے والی ہوگی۔ ہر ایک قسم کی ملونی اس میں سے نکال دی جائے گی اور ایک خالص گروہ پیدا کیا جاوے گا اور وہ یہی جماعت ہے۔ اس لئے میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ تم خدا تعالیٰ کے احکام کے پورے پابند ہو جاؤ اور اپنی زندگیوں میں ایسی تبدیلی کرو جو صحابہ کرامؓ نے کی تھی۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی تمہیں دیکھ کر ٹھوکر کھاوے۔ ہاں میں یہ بھی کہتا ہوں کہ ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ افتراء اور کذب کے سلسلہ سے الگ ہو جاوے۔ پس تم دیکھو اور منہاج نبوت پر اس سلسلہ کو دیکھو۔ یہ میں جانتا ہوں کہ جب خدا تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے اور زمین پر بارش ہوتی ہے تو جہاں مفید اور نفع رساں بُوٹیاں اور پودے پیدا ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی زہریلی بُوٹیاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس وقت خدا تعالیٰ کا کلام اتر رہا ہے اور آسمان کے دروازے کھلے ہوئے ہیں۔ چونکہ ایک سلسلہ حقہ قائم ہوا ہے۔ ضروری تھا کہ اس کے ساتھ جھوٹے مدعی اور مفتری بھی ہوتے جو اکثروں کو گمراہ کرتے۔ پس ہر شخص کا فرض ہے کہ اس وقت خدا تعالیٰ سے کشود کار کے لئے دعا کرے اور دعاؤں میں لگا رہے۔ ہمارے سلسلہ کی بنیاد نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ پر ہے۔ پھر اس سلسلہ کی تائید اور تصدیق کے لئے اللہ تعالیٰ نے آیات ارضیہ اور سماویہ کی ایک خاتم ہم کو دی ہے۔ یہ بخوبی یاد رکھو کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اسے ایک مہر دی جاتی ہے اور وہ مہر محمدی مہر ہے جس کو ناعاقبت اندیش مخالفوں نے نہیں سمجھا۔''

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 142-143 ایڈیشن 1984ء)

انسان اور موت

اپنی جماعت کے دوستوں کو موت قریب ہونے اور زندگی کے دن تھوڑے رہنے کی طرف توجہ دلا کر نیکیوں کی طرف یوں بلاتے ہیں۔

''موت کا کوئی وقت نہیں۔ آئے دن طاعون، ہیضہ، زلازل، وبائیں قحط اور اور طرح کے امراض انسان پر حملہ کر رہے ہیں اور اگر یہ بھی نہ ہوں تب بھی بعض اوقات خدا تعالیٰ کی ناگہانی گرفت اس طور سے انسان کو آدباتی ہے کہ پھر کچھ بن نہیں پڑتا۔ پس ضروری ہے کہ جو اقرار کیا جاتا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا اس اقرار کا ہر وقت مطالعہ کرتے رہو اور اس کے مطابق اپنی عملی زندگی کا عمدہ نمونہ پیش کرو۔ عمر کا اعتبار نہیں۔ دیکھو ہر سال میں کئی دوست ہم سے جدا ہو جاتے ہیں اور کئی دشمن بھی چل بستے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے بعض خوفناک خبریں دی ہیں اور وہ اپنی بات میں سچا ہے۔ ان سے اور بھی خوف آتا ہے۔ وہ بھی بہت ہی خطرناک ہیں۔ رنگا رنگ کے خوف احاطہ کئے ہوئے ہے۔''

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 335 ایڈیشن 1984ء)

*''ایک ضروری نصیحت کرتا ہوں۔ کاش لوگوں کے دل میں پڑ جاوے۔ دیکھو عمر گزری جاری ہے۔ غفلت کو چھوڑ دو اور تضرع اختیار کرو۔ اکیلے ہو ہو کر خدا تعالیٰ سے دعا کرو کہ خدا ایمان کو سلامت رکھے اور تم پر وہ راضی اور خوش ہو جائے۔''

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 413 ایڈیشن 1984ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے قیام کی اغراض و مقاصد کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف مواقع پر جماعت کو جو نصائح فرمائیں، جن میں جماعت کے قیام کی غرض کے بارہ میں بھی بتایا اور افراد جماعت کی ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلائی اور پھر ان ذمہ داریوں کے پورا کرنے اور اس غرض کے حصول کی کوشش کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے جو فضل ہوں گے جن کا اللہ تعالیٰ نے آپ سے وعدہ کیا ہے اور من حیث الجماعت بھی اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو کہاں تک پہنچانا ہے اس بارہ میں بھی آپ نے بتایا۔ سلسلہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

''یہ زمانہ بھی روحانی لڑائی کا ہے۔ شیطان کے ساتھ جنگ شروع ہے۔ شیطان اپنے تمام ہتھیاروں اور مکروں کو لے کر اسلام کے قلعہ پر حملہ آور ہو رہا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اسلام کو شکست دے مگر خدا تعالیٰ نے اس وقت شیطان کی آخری جنگ میں اس کو ہمیشہ کے لئے شکست دینے کے لئے اس سلسلے کو قائم کیا ہے۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 16 جدید ایڈیشن)

آپؑ فرماتے ہیں: ’’مبارک وہ جو اس کو شناخت کرتا ہے‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 16 جدید ایڈیشن)

اللہ تعالیٰ کا شکر و احسان ہے کہ اس نے ہمیں اس سلسلہ میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ ہم میں سے بعض کو ان کے بزرگوں کی نیکیوں کی وجہ سے اس سلسلہ کو شناخت کرنے کی توفیق عطا ہوئی اور ہم احمدی خاندانوں میں پیدا ہوئے اور بعض کو خود اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی کہ وہ بیعت کر کے سلسلے میں داخل ہوئے اور یہ سلسلہ آج تک جاری و ساری ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جاری رہے گا تا کہ ہم اس گروہ خاص میں شامل ہو جائیں جس نے شیطان کے خلاف اسلام کی آخری جنگ لڑ کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بننا ہے۔ اس وجہ سے ہم میں سے بعض کو بعض ممالک میں سختیوں اور ابتلاؤں سے بھی گزرنا پڑ رہا ہے کہ ہم نے اس زمانہ کے امام کو مانا ہے۔ لیکن ایک عظیم مقصد اور غرض کے حصول کے لئے ہماری قربانیاں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو بے شمار تحریرات میں ہمیں ہمیشہ ان امتحانوں اور ابتلاؤں سے آگاہ فرماتے رہے جو آج بھی موجود ہیں کہ ابتلاء آئیں گے، تمہیں آزمایا جائے گا اور پھر اس کے نتیجہ میں خوشخبریاں بھی دیں۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ: ’’اس وقت میرے قبول کرنے والے کو بظاہر ایک عظیم الشان جنگ اپنے نفس سے کرنی پڑتی ہے۔ وہ دیکھے گا کہ بعض اوقات اس کو برادری سے الگ ہونا پڑے گا۔ اس کے دنیاوی کاروبار میں روک ڈالنے کی کوشش کی جائے گی۔ اس کو گالیاں سننی پڑیں گی۔ لعنتیں سنے گا۔ مگر ان ساری باتوں کا اجر اللہ تعالیٰ کے ہاں ملے گا۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 16)

آج اس زمانہ میں بھی ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الفاظ کو جو آپؑ نے فرمائے بعض ملکوں میں بعینہٖ اسی طرح پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ اور آج بھی جو احمدی قربانیاں کر رہے ہیں وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کا اجر پانے والے ہیں۔ ان دنوں میں پاکستان میں اور پاکستان کے بعد ہندوستان میں بھی خاص طور پر غیر احمدیوں نے نومبائعین کے ساتھ انتہائی ظلم کا سلوک روا رکھا ہوا ہے۔ پاکستان میں بھی نئی حکومت کے بعد احمدیوں پر ہر قسم کی ظلم و زیادتی کو کار ثواب سمجھا جاتا ہے۔ مولویوں کو حکومت نے کھلی چھٹی دے رکھی ہے اور ان لوگوں کے عزائم اور منصوبے انتہائی خوفناک اور خطرناک ہیں۔ ایک تو ملک میں ویسے بھی قانون نہیں ہے۔ آج کل لاقانونیت کا دَور دَورہ ہے اور پھر احمدیوں کے لئے تو رہا سہا قانون بھی کسی قسم کی مدد کرنے کے قابل نہیں ہے۔

یہ بھی اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ جب بھی یہ لوگ جماعت کے خلاف کوئی بڑا منصوبہ بنانے کی کوشش کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ ان کے مکر ان پر الٹا دیتا ہے اور ان کو اپنی پڑ جاتی ہے۔ گزشتہ چند سالوں سے ہم یہی دیکھ رہے ہیں اور ان دنوں میں بھی بظاہر یہی نظر آتا تھا کہ ایک منصوبہ جماعت کے خلاف بنانے کی کوشش کی جاری ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے خود ملک میں ایسی افراتفری پیدا کر دی کہ ان کو اپنی پڑ گئی۔

پس جہاں جہاں بھی احمدی ظلم کا نشانہ بن رہے ہیں وہ یاد رکھیں کہ یہ شیطان کے ساتھ آخری جنگ ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر آپ اس فوج میں داخل ہوئے ہیں جو اس زمانے کے امام نے بنائی۔ اس لئے اپنے ایمانوں کو مضبوط کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ سے ثبات قدم اور استقامت مانگتے ہوئے ہمیشہ اور ہر وقت صبر اور حوصلے کا مظاہرہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کے آگے مزید جھکیں۔ آخری فتح انشاء اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی ہی ہے۔ جیسا کہ آپؑ نے فرمایا ہے کہ ان شیطانی اور طاغوتی قوتوں کو شکست دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم فرمایا ہے۔ لیکن ایک بات ہمیں ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ بیرونی شیطان کو شکست دینے کے لئے جو اندرونی شیطان ہے اس کو بھی زیر کرنا ہو گا۔ کیونکہ ہماری فتح مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ جڑنے کی وجہ سے ظاہری اسباب سے نہیں ہونی بلکہ دعاؤں سے ہونی ہے اور دعاؤں کی قبولیت کے لئے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق چلنے والا بنانے کی ضرورت ہے اور اس کے لئے نفس کا جہاد بھی بہت ضروری ہے۔‘‘

(جماعت احمدیہ کے قیام کی اغراض و مقاصد اور احمدیوں کی ذمہ داریاں

خطبہ جمعہ 6/ مارچ 2009ء)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو احمدیہ فرقہ کے قیام کے مقاصد کو سمجھنے اور پر عمل کر کے اپنی زندگیوں میں اتارنے کی توفیق دے اور ہم سب کو جمالی نام کے پیش نظر اپنے اند جمالی صفت پیدا کرتے ہوتے اپنے عزیزوں اپنے دوستوں سے ہمدردی، پیار اور محبت سے پیش آنے والا بنا دے۔ آمین

(ابو سعید)

صفوان احمد ملک۔ نمائندہ الفضل آن لائن جرمنی

جماعت احمدیہ سلواکیہ کا پہلا جلسہ یوم خلافت

اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضورِ اقدس کی ہدایات کی روشنی میں جماعت احمدیہ جرمنی کو گزشتہ 25سال سے یورپ کے مختلف ممالک میں جماعت کے قیام کی توفیق مل رہی ہے۔

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے سلواکیہ میں باقاعدہ جماعت کی رجسٹریشن ہوئی اور اس کے دارالحکومت Bratislava میں ایک مکان کرائے پر لیکر باقاعدہ مشن ہاؤس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالك۔

اس سلسلے میں مکرم حافظ فرید احمد خالدؔ صاحب نیشنل سیکریٹری تبلیغ اور مکرم کاشف احمد جنجوعہ صاحب مربی سلسلہ چیک ریپبلک نے گزشتہ سال سلواکیہ میں رجسٹریشن کے پراسس کے لئے متعدد دورے کیئے۔ امسال

حضور اقدس نے مکرم اویس احمد ملک صاحب مربی سلسلہ کا سلواکیہ کے لئے تقرر فرمایا ہے۔

نئے مشن ہاؤس اور مربی سلسلہ کی آمد کے بعد یہاں سب سے پہلے مورخہ 28مئی 2022 کو جلسہ یوم خلافت کا اہتمام کیا مندرجہ ذیل ٹیم کے ساتھ شامل ہوئے جن میں محمد سرور چیمہ صاحب، غالب احمد چیمہ صاحب، ملک سکندر حیات صاحب، شاہد کلیم صاحب اور خاکسار شامل تھا۔ مقامی احباب کے علاوہ ہمسایہ ملک آسٹریا سے چند احباب جماعت نے بھی شرکت کی اس موقع پر حضور انور کی اجازت سے مکرم ومحترم مولانا محمد اشرف ضیاء صاحب نیشنل صدر جماعت ومشنری انچارج آسٹریا بطور مہمان مقرر شامل ہوئے۔ مکرم مولانا صاحب نے نمازِ ظہر وعصر پڑھائی اس کے بعد جلسے کی کارروائی شروع ہوئی۔

تلاوت قرآن کریم کی سعادت خاکسار (صفوان ملک) کے حصہ آئی۔ آسٹریا سے آئے ہوئے ایک طفل عزیزم ریحان احمد زاہد صاحب نے حضرت مصلح الموعودؓ کی نظم سے چند اشعار پیش کئے۔ پہلی تقریر مکرم اویس احمد ملک صاحب مقامی مربی سلسلہ نے اطاعت خلافت پر کی۔ ان کے بعد مکرم مولانا اشرف ضیاء صاحب نے برکات خلافت کے عنوان سے بڑے دل موہ لینے انداز میں واقعاتی خطاب فرمایا۔ آخر پر مکرم مرزا عرفان احمد

صاحب صدر جماعت سلواکیہ نے تمام حاضرین اور مقررین کا شکریہ ادا کیا اور اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ الحمد للہ لمبے اور صبر آزما عرصے کے بعد ہمیں یہاں جماعت کا باقاعدہ قیام کرنے کی توفیق ملی ہے۔

دعا کے بعد ظہرانہ پیش کیا گیا۔ دوپہر کے اس کھانے کو تیار کرنے میں آسٹریا جماعت کے نوجوان شہزاد احمد صاحب نے مثالی تعاون کیا۔ اسی طرح جرمنی سے شامل ہونے والی ٹیم نے جملہ انتظامات میں معاونت کی اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر سے نوازے۔ آمین

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ملک میں آباد چند احمدی نفوس کو ترقیات عطا فرمائے انہیں ہمت و توفیق عطا فرمائے کہ وہ صحیح معنوں میں تبلیغ اسلام کا حق ادا کرنے والے بنیں اور ان کے ذریعہ سینکڑوں نہیں ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں افراد تک احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچے اور اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے اس ملک کے سعید فطرت لوگوں کو اس الٰہی جماعت کا حصہ بننے کی توفیق عطا فرمائے جو جماعت میں داخل ہو کر اعلائے کلمۃ اللہ کی اشاعت میں ممد ومعاون ثابت ہوں۔ آمین

مبارک احمد منیر۔ مربی سلسلہ برکینا فاسو

حضرت مصلح موعودؓ کے کارنامے

قسط 1

حضرت مصلح موعودؓ کے باون سالہ دور کا ہر دن ایک انقلاب کا رنگ رکھتا ہے۔حضرت مصلح موعودؓ نے انسانی جسم کے نظام پر غور کر کے جماعت کے انتظامی ڈھانچہ کی بنیاد رکھی اور کمال خوبصورتی سے نظام جماعت کو خوبصورت سے خوبصورت کرتے چلے گئے۔آپ کے کارناموں کو اکٹھا کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے لیکن یہاں صرف بعض بڑے کاموں کا ذکر کیا جائے گا۔جن کی وجہ سے آپ نے جماعت اور امت مسلمہ میں انقلاب پیدا کر دیا۔آپؓ کی زندگی کا ہر لمحہ اسلام کی اشاعت کے لیے وقف تھا۔

حضرت مصلح موعودؓ کے علمی کارنامے

حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان علمی کارناموں کا خلاصہ اپنے ایک خطبہ میں بیان فرمایا ہے جس کا خلاصہ مندرجہ ذیل ہے۔

1. حضرت مصلح موعودؓ نے کی کتب اور لیکچرز کے مجموعے کا نام انوار العلوم ہے جس کی جلدیں شائع ہو چکی ہیں جس میں کتب، لیکچرز اور تقاریر آچکی ہیں۔
2. خطبات محمود کی جلدیں شائع ہو چکی ہیں جن میں تک کے خطبات شائع ہو چکے ہیں۔ان جلدوں میں خطبات شامل ہیں۔
3. تفسیر صغیر صفحات پر مشتمل ہے۔
4. تفسیر کبیر کی دس جلدوں میں سورتوں کی تفسیر ہوچکی ہیں۔ان جلدوں کے کل صفحات ہیں۔حضرت مصلح موعودؓ کے درس القرآن جو کہ غیر مطبوعہ تفسیر ہے،ان کو کمپوز کر دیا گیا ہے۔اس کے صفحات ہیں۔حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت پر حضرت مصلح موعودؓ کی تحریرات اور فرمودات سے تفسیر قرآن اکٹھی کی گئی جو کہ اب تک صفحات پر مشتمل تفسیر لی جا چکی ہے۔اور ابھی اس پر کام جاری ہے۔
5. روحانیت، اسلامی اخلاق اور اسلامی عقائد پر کتب اور رسائل تحریر فرمائے۔
6. سیرت و سوانح پر کتب و رسائل لکھے۔
7. تاریخ پر کتب و رسائل
8. فقہ پر تین کتب و رسائل
9. سیاسیات قبل از تقسیم ہند کتب و رسائل
10. تحریک احمدیت کے مخصوص مسائل اور تحریکات پر کتب و رسائل
11. سیاست پر کتب اور رسائل

(خلاصہ ماخوذ از خطبہ جمعہ 20 فروری 2021ء)

کم و بیش دو ہزار خطبات جمعہ، جلسہ سالانہ اور عیدین کی تقاریر و خطبات کے علاوہ خدام، اطفال ولجنات اور مجلس تشحیذ الاذہان اسی طرح مدرسہ احمدیہ، جامعہ احمدیہ، جامعة المبشرین، مجلس ارشاد، نیشنل کور، انجمن ترقی اسلام، انجمن اشاعت اسلام، کشمیر کمیٹی وغیرہ کی مختلف تقاریب اور جلسوں میں حضور کی ہزاروں پر معارف تقاریر و مضامین قرآن مجید کی تفسیر پر ہی مشتمل ہیں۔(سوانح فضل عمر جلد 3 صفحہ 145)

حضرت مصلح موعودؓ کی تمام کتب اور تقاریر ہی اپنے اندر عظیم الشان علوم رکھتی ہیں۔اور ان میں ایسے خوبصورتی سے قیمتی جواہرات جڑے ہیں کہ جنھیں چنتے انسان تھکتا نہیں۔چنانچہ اس جگہ بعض کتب کا ذکر کیا جائے جن سے حضورؓ کے علوم ظاہری و باطنی سے پر ہونے کی جھلک ہمیں نظر آئے گی۔

(1)تفسیر صغیر (2)تفسیر کبیر (3)دس دلائل ہستی باری تعالیٰ
(4)حقیقة النبوہ (5)حقیقة الرؤیا (6)اسلام میں اختلافات کا آغاز
(7)عرفان الٰہی (8)تقدیر الٰہی (9)واقعات خلافت علوی
(10)ملائکة اللہ (11)آئینہ صداقت (12)ہستی باری تعالیٰ
(13)دعوت الامیر (14)احمدیت یعنی حقیقی اسلام
(15)فضائل القرآن (16)سیر روحانی (17)خلافت راشدہ
(18)دیباچہ تفسیر القرآن (19)اسلام کا اقتصادی نظام
(20)نظام نو (21) تعلق باللہ (22)منہاج الطالبین
(23)حقیقة الوحی

حضرت مصلح موعودؓ کے عہد مبارک میں مندرجہ ذیل زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کیے گئے۔

(1)انگریزی (2)جرمن (3)ڈچ (4)ڈینش (5)سواحیلی
(6)لوگنڈا (7)مینڈی (8)فرانسیسی (9)ہسپانوی
(10)اٹالین (11)روسی (12)پرتگیزی (13)گکویو
(14)کی کامبا (15)انڈو نیشین (16)اسپرانٹو

(سوانح فضل عمر جلد 3 صفحہ 173)

1900ء - 1910ء

1900ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے احمدی نوجوانوں پر مشتمل ایک مجلس کی بنیاد رکھی جس کا نام حضرت مسیح موعودؑ نے ”تشحیذ الاذہان“ تجویز فرمایا۔اس مجلس کا مقصد نوجوانوں کو تبلیغ اسلام کے لئے تیار کرنا تھا اور مارچ 1906ء میں ”تشحیذ الاذہان“ کے نام سے ایک رسالہ کا آغاز فرمایا۔

(تاریخ احمدیت جلد 2 صفحہ 160)

دسمبر 1905ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ صاحب نے مجلس ”تشحیذ الاذہان“ کا احیا فرمایا۔باقاعدہ قواعد بنے اور 7 ستمبر 1906ء کو مدرسہ کے احاطہ میں اس کے دور ثانی کا پہلا جلسہ منعقد کیا گیا۔

(تاریخ احمدیت جلد 2 صفحہ 160)

حضرت خلیفة المسیح الثانیؓ کی تحریک پر انجمن تشحیذ الاذہان نے قادیان میں پہلا دار المطالعہ قائم کیا۔

(سوانح فضل عمر جلد1 صفحہ 237)

1905ء میں جب مدرسہ کی انتظامیہ نے مشورہ دیا کہ مدرسہ تعلیم الاسلام کو توڑ دیا جائے تو حضرت خلیفة المسیح الثانیؓ نے 16 سال کی عمر میں تعلیم الاسلام سکول جاری رکھنے کا موثر انداز میں دفاع کیا۔

(سوانح فضل عمر جلد1 صفحہ 314)

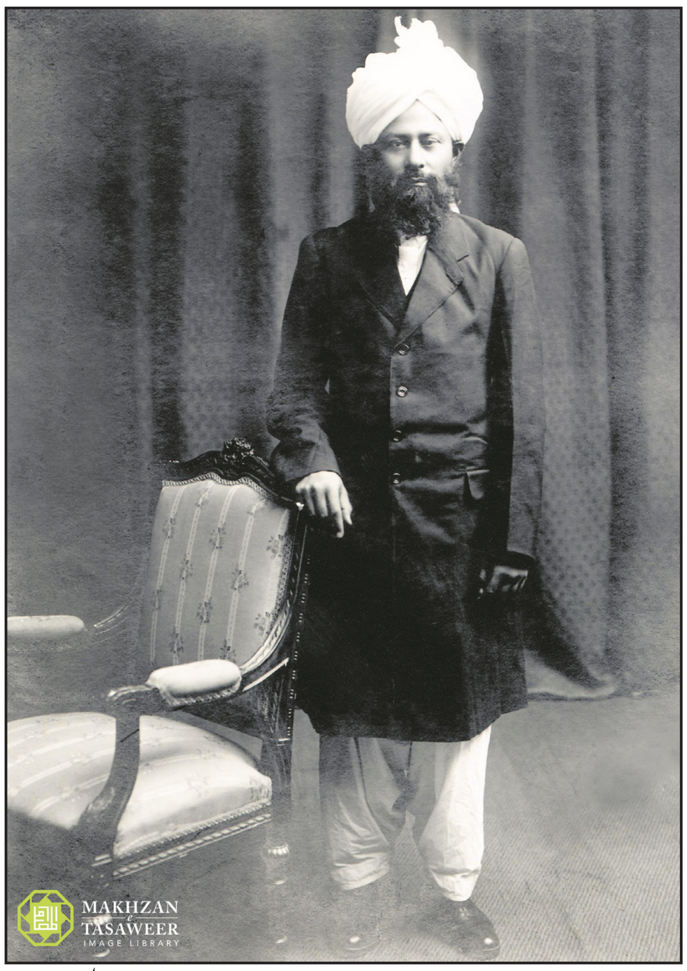

رسالہ تشحیذ الاذہان جو یکم مارچ 1906ء کو حضرت خلیفة المسیح الثانیؓ نے جاری فرمایا تھا اور بعد میں مارچ 1922ء کو ریویو آف ریلجنز میں مدغم کر دیا گیا۔خالد احمدیت مولانا ابو العطاصاحب کی ذاتی کوشش سے یکم جون 1957ء سے دوبارہ جاری ہوا اور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر نگرانی اطفال الاحمدیہ کے ترجمان کی حیثیت سے بہت جلد ترقی کی راہ پر گامزن ہوگیا۔

(تاریخ احمدیت جلد 19 صفحہ 727)

جنوری 1906ء میں مدرسہ تعلیم الاسلام میں دینیات کی شاخ کا آغاز کیا گیا۔چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد 15 نومبر 1908ء کو صدر انجمن احمدیہ کا ایک اجلاس لاہور میں منعقد ہوا جس میں یہ ریزولوشن پاس کیا گیا کہ مدرسہ احمدیہ سے اخراجات بڑھ رہے ہیں اس لیے یہ بند کر دی جائے او رطلبا کو انگریزی تعلیم دلوائی جائے اور وظائف دے کر تعلیم دلوائی جائے۔اس کو قرار داد کے مطابق 26دسمبر 1908ء رات کو انجمن ہائے احمدیہ کی کانفرنس کے اجلاس میں پیش کیا گیا۔اس کی اطلاع حضرت خلیفة المسیح الثانیؓ کو نہیں دی گئی تھی۔چنانچہ آپ اچانک تشریف لائے اور تقریر فرمائی کہ یہ دینیات شاخ جاری رہے۔آپ کی تقریر سے تمام لوگ آپ کی بات سے متفق ہو گئے۔

(سوانح فضل عمر جلد اصفحہ 318 - 320)

19 سال کی عمر میں حضرت خلیفة المسیح الثانیؓ نے پہلی تقریر فرمائی۔جو کہ قرآنی علوم اور عرفان سے لبریز تھی۔

(سوانح فضل عمر جلد1 صفحہ 217)

1909ء کے آخر میں حضرت صاحبزادہ صاحب نے ایک انجمن بنائی جس کا نام ”انجمن ارشاد“ رکھا گیا۔اس کا مقصد دشمنان اسلام کے اعتراضوں کا ردو ابطال تھا۔نیز 1942ء میں مجلس کا احیاء حضورؓ کی اجازت سے حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی کوششوں سے ہوا۔

(تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ 297)

1910ء سے حضرت خلیفة المسیح الاولؓ کی منظوری سے مدرسہ احمدیہ کی نگرانی حضرت خلیفة المسیح الثانیؓ کے سپرد کر دی گئی۔

(سوانح فضلؓ عمر جلد1 صفحہ 321)

حضرت خلیفة المسیح الثانیؓ اوائل 1910ء سے قرآن کریم کا درس دینا

شروع کیا۔

(سوانح فضل عمر جلد 1 صفحہ 301)

1910ء میں جلسہ سالانہ مارچ میں ہوا۔ اس موقع پر احمدیہ کانفرنس کے نام سے مجلس مشاورت ہوئی۔ اس کانفرنس کے صدر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ بالاتفاق مقرر ہوئے۔

(سوانح فضل عمر جلد 1 صفحہ 314)

1911ء – 1920ء

فروری 1911ء میں حضرت صاحبزادہ صاحب نے ایک رؤیا کی بنا پر حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی اجازت سے ایک مجلس ''انصار اللہ'' کی بنیاد ڈالی جس کا مقصد احمدیوں کے دلوں میں ایمان کو پختہ کرنا اور فریضہ تبلیغ کو باحسن وجوہ ادا کرنا تھا۔ 16 اپریل 1911ء کو اس انجمن کا افتتاحی اجلاس قادیان میں ہوا۔ اسی کے چندے سے چوہدری فتح محمد سیال صاحب کو لندن تبلیغ کے لیے بھیجا گیا۔ نیز شیخ عبد الرحمان صاحب نومسلم اور سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب تعلیم وتبلیغ کی خاطر مصر بھیجے گئے۔

(سوانح فضل عمر جلد 1 صفحہ 303)(تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ 364)

خلافت کے ابتدائی مہینوں مئی جون 1914ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ایک مختصر کتاب بعنوان ''تحفۃ الملوک'' تصنیف فرمائی جو شاہ دکن کو مخاطب کر کے لکھی گئی تھی۔

(سوانح فضل عمر جلد 2 صفحہ 42)

1914ء میں ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے بلاد اسلامیہ تک مسیح موعودؑ کا پیغام پہنچانے کے لیے ''الدین الحی'' کے نام سے عربی زبان میں ایک ٹریکٹ لکھا جس میں حضرت مسیح موعودؑ کی ایسی پیشگوئی کا ذکر کیا گیا جو ان دنوں بڑی شان سے پوری ہوئی تھی۔ اس کے علاوہ اہل بنگال کے نام ایک رسالہ تحریر فرمایا جس کا بنگالی زبان میں ترجمہ کروا کر جولائی 1914ء میں کلکتہ سے شائع کیا گیا۔ 1914ء میں والیٔ بھوپال کے نام بھی ایک تبلیغی خط تحریر فرمایا اور خلیفۃ المسلمین ترکی کو بھی مخاطب کرتے ہوئے انتباہ کیا کہ ترکی کا جنگ عظیم میں جرمنی کی طرف سے شامل ہوجانا غیر مناسب اور بے سود ہے۔

(سوانح فضل عمر جلد 2 صفحہ 44)

27 نومبر 1914ء کو منارۃ المسیح کی دوبارہ بنیاد رکھی گئی اور دوبارہ تکمیل کی طرف توجہ دلائی جو بنیادوں تک پہنچ کر رکی ہوئی تھی۔ چنانچہ دو سال کی مدت میں ہی یہ مکمل ہوگیا۔

(سوانح فضل عمر جلد 2 صفحہ 45)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے دسمبر 1915ء میں منار قریباً مکمل ہوگیا۔

فروری 1923ء میں اس پر گیس کے ہنڈے نصب ہوئے۔ 1929ء میں منارۃ المسیح پر گھڑیاں لگانے کے لئے ویسٹ اینڈ واچ کمپنی سے خط وکتابت کی گئی۔ 1930ء میں منار پر لیمپ لگائے گئے اور 1931ء میں ٹاور کلاک آیا۔ اکتوبر 1935ء میں منارۃ المسیح پر بجلی کے لئے وائرنگ کی منظوری دی گئی۔

''کلام محمود کی اشاعت'' حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کا عارفانہ شعری کلام پہلی مرتبہ قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل نے مئی 1913ء میں شائع کیا۔

(تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ 442)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے 18 جون 1913ء سے اخبار ''الفضل'' جاری فرمایا۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 90)

17 مارچ 1914ء سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے درس القرآن کا آغاز فرمایا۔ یہ درس مسجد اقصیٰ میں ہوتا تھا۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 135)

12 اپریل 1914ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے شوریٰ میں زیر غور آنے والی تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک انجمن ''انجمن ترقی اسلام'' کے نام سے بنیاد رکھی۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 143)

1914ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ملک میں تبلیغ کا کام جلد سے جلد تیز کرنے کے لیے تبلیغی کلاسیں جاری کئے جانے کی ہدایت فرمائی۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 154)

خلافت ثانیہ کے عہد میں مرکز سے حضور کے ایما پر پہلا اخبار ''فاروق'' حضرت میر قاسم علی صاحب کی ادارت میں 7 اکتوبر 1915ء کو جاری ہوا۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 178)(سوانح فضل عمر جلد 2 صفحہ 68)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے جون 1916ء میں رد عیسائیت کے لئے اخبار ''صادق'' جاری کیا۔ جو چند اشاعتوں کے بعد بند ہوگیا۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 191)

دسمبر 1916ء کو ایک مرکزی مستقل لائبریری کا قیام کیا گیا جس کا نام ''صادق لائبریری'' رکھا گیا۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 194)

21 جون 1917ء کو ''نور ہسپتال'' کی بنیاد رکھی گئی اور ستمبر 1917ء میں اس کی تکمیل ہوئی۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 197)

یکم جنوری 1919ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے نظارتوں کا قیام فرمایا۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 215)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی ہدایت پر 21 جون 1920ء کو پہلی یادگار مبلغین کلاس جاری کی گئی۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 256)

1921ء – 1930ء

1922ء میں حضرت مصلح موعودؓ نے مجلس مشاورت کا باقاعدہ آغاز فرمایا۔

(سوانح فضل عمر جلد 2 صفحہ 178)

حضورؓ نے 25 دسمبر 1922ء کو لجنہ اماء اللہ کی بنیاد رکھی۔

(سوانح فضل عمر جلد 2 صفحہ 360)

ابتداً میں نئی قائم کردہ انتظامیہ (نظارت) اور مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ پہلو بہ پہلو اپنے اپنے دائرہ عمل میں مختلف فرائض سرانجام دیتی رہیں۔ لیکن ایک لمبے تجربہ کے بعد جب اس میں بعض قباحتیں محسوس ہوئیں تو 1925ء میں آپ نے ان دونوں تنظیموں کو ایک دوسرے میں مدغم کر دیا۔

(سوانح فضل عمر جلد 2 صفحہ 133)

حضرت مصلح موعودؓ نے 1925ء میں ہی صیغہ قضا کا قیام فرمایا۔

(سلسلہ احمدیہ جلد 1 صفحہ 356)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے احمدی خواتین کی علمی ترقی کے لیے 17 مارچ 1925ء کو ''مدرسۃ الخواتین'' کی بنیاد رکھی۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 518)

احمدی خواتین کی تعلیم و تربیت کے لیے 15 دسمبر 1926ء کو اخبار ''مصباح'' جاری ہوا۔ جس کے پہلے ایڈیٹر حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب مقرر ہوئے۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 566)(سوانح فضل عمر جلد 2 صفحہ 380)

حضرت مصلح موعودؓ کی ہدایت پر بیرونی ممالک میں احمدیوں کی تربیتی اور تبلیغی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے دسمبر 1926ء میں ایک انگریزی اخبار ''سن رائز'' مولوی محمد الدین صاحب مبلغ امریکہ کی زیر ادارت جاری ہوا۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 566)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے نومبر 1926ء میں احمدی بچوں اور نوجوانوں کی تربیت کے لئے ''انصار اللہ'' کے نام سے ایک نئی انجمن قائم فرمائی۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 565)

1927ء میں لجنہ کی لائبریری ''امۃ الحی لائبریری'' قائم کی گئی۔

(سوانح فضل عمر جلد 2 صفحہ 380)

1927ء کے آخر میں ہندوؤں کی طرف سے کتاب ''رنگیلا رسول'' اور ''ورتمان'' میں آنحضرت ﷺ کی شان مبارک کے خلاف گستاخیاں انتہا کو پہنچ گئیں۔ چنانچہ الٰہی تحریک سے 1928ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی ہدایت پر برصغیر ہندو پاک میں سیرت النبی ﷺ کے بابرکت جلسوں کا انعقاد کیا گیا۔

(تاریخ احمدیت جلد 5 صفحہ 29)

حضرت مصلح موعودؓ کی ہدایت پر صدر انجمن احمدیہ نے 15 اپریل 1928ء کو جامعہ احمدیہ کے نام سے ایک مستقل ادارہ کے قیام کا ارادہ کیا۔ جس کے مطابق مدرسہ احمدیہ کی مولوی فاضل کلاس اس عربی کالج کی پہلی دو جماعتیں قرار دے دی گئیں۔ اس طرح ابتداً میں جامعہ احمدیہ کی چار جماعتیں کھولی گئیں درجہ اولی، درجہ ثانیہ (مدرسہ احمدیہ کی مولوی فاضل کلاس)، درجہ ثالثہ و رابعہ (جماعت مبلغین)۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 20 مئی 1928ء کو اسکا افتتاح فرمایا۔ (تاریخ احمدیت جلد 5 صفحہ 18)

1928ء کے جلسہ سالانہ پر حضور نے فضائل قرآن مجید کے عنوان پر ایک بلند پایہ علمی سلسلہ تقاریر شروع فرمایا۔ ان تقاریر میں آپ نے قرآن سے تعلق رکھنے والے سینکڑوں مضامین بیان فرمائے۔ چند مضامین کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

1. ضرورت قرآن
2. حفاظت و جمع قرآن پر بحث
3. ترتیب قرآن
4. فہم قرآن کے اصول
5. قرآنی قسموں کی حقیقت
6. قرآن کریم کے روحانی کمالات
7. عربی زبان اختیار کرنے کی وجہ
8. متشابہات کا حل

بقیہ صفحہ 11 پر

ابو فاضل بشارت

کشف و الہام کے ذریعہ تصحیح حدیث

حضرت بانئ جماعت احمدیہ پر معترضین کی طرف سے ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ آپؑ نے اپنی تحریرات میں بذریعہ کشف و الہام حدیث کی تصحیح کا جو اصول بیان فرمایا ہے اس بارہ میں کسی بھی محدث کی ایسی کوئی تحریر نہیں ہے جس میں اس اصول کو درست تسلیم کیا گیا ہو کہ اہل کشف محدثین کی جرح کے پابند نہیں ہوتے بلکہ براہ راست نبی کریم ﷺ سے احادیث کی صحت کے بارے میں پوچھ لیتے ہیں۔

یہ اعتراض بالکل بے بنیاد اور معترض کی کم علمی کا مظہر ہے۔کیونکہ محدثین عظام و بزرگان سلف تصحیح حدیث بذریعہ کشف و الہام کے قائل تھے اور وہ خود بذریعہ کشف و الہام حدیث کی صحت سے اطلاع پاتے تھے۔بطور ثبوت ایسی چند احادیث پیش ہیں جن کو ضعیف قرار دیا گیا لیکن ان کی تصحیح بذریعہ کشف والہام بزرگان و علمائے سلف نے تسلیم کی ہے۔نیز اس موقف کے قائلین محدثین و بزرگان سلف کے کچھ حوالہ جات بھی پیش خدمت ہے جن سے یہ بات بخوبی عیاں ہے کہ وہ کشف والہام کے ذریعہ سے تصحیح احادیث کو جائز قرار دیتے تھے۔

1۔حدیث ’’أَصْحَابِي کَالنُّجُومِ بِأَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمُ اهْتَدَيْتُمْ‘‘

بذریعہ کشف تصحیح ہونیوالی احادیث میں سے ایک معروف حدیث ’’أَصْحَابِي کَالنُّجُومِ بِأَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمُ اهْتَدَيْتُمْ‘‘ ہے۔جسے علمائے فن حدیث نے ضعیف قرار دیا ہے۔لیکن یہ حدیث اہل کشف و رؤیا کے نزدیک صحیح ثابت ہے۔چنانچہ معروف محدث و فقیہ امام شعرانیؒ (متوفی:973ھ)اپنی تصنیف ’’المیزان الکبریٰ‘‘ میں تحریر کرتے ہیں:

’’ویؤیدنا حدیث اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم انتهی وهذا الحدیث وإن کان فیه مقال عند المحدثین فهو صحیح عند أهل الکشف‘‘

(المیزان الکبری للشعرانی جزء1صفحہ29)

حدیث ’’اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم‘‘ بھی ہمارے موقف کی تائید کرتی ہے۔بے شک محدثین کے نزدیک اس حدیث میں کلام ہے لیکن اہل کشف کے نزدیک یہ صحیح حدیث ہے۔

حضرت بانئ جماعت احمدیہؑ امام شعرانیؒ کے مذکورہ بالا حوالہ کی تصدیق کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’پھر صفحہ 33 میں فرماتے ہیں کہ بعض حدیثیں محدثین کے نزدیک محل کلام ہوتی ہیں مگر اہل کشف کو اُن کی صحت پر مطلع کیا جاتا ہے جیسا کہ اصحابی کالنجوم کی حدیث محدثین کے نزدیک جرح سے خالی نہیں مگر اہل کشف کے نزدیک صحیح ہے۔‘‘

(ازالہ اوہام حصہ اول، روحانی خزائن جلد 3صفحہ176)

2۔حدیث ’’علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل‘‘

اس حدیث کے بارہ میں محدثین عظام اور علمائے فن حدیث نے کہا ہے کہ ’’لَا أَصْلَ لَهُ‘‘یعنی اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ہے۔دور حاضر کے عالم محمد بن علی بن موسیٰ نے سنن ابن ماجہ کی شرح ’’مشارق الانوار الوهاجة و مطالع الاسرار البهاجة‘‘ میں علامہ البانی کا قول درج کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

’’شیخ البانی کہتے ہیں کہ اس حدیث کی اصل نہ ہونے پر علماء متفق ہیں اور یہ وہ حدیث ہے جس سے قادیانی (احمدی) رسول کریم ﷺ کے بعد نبوت کے بقا(جاری رہنے) کا استدلال کرتے ہیں۔اگر یہ حدیث صحیح ہوتو ان کے لیے بطور حجت ہے جیسا کہ اس پر تھوڑی سے غور وفکر سے بھی ظاہر ہے۔انتہی۔‘‘

(مشارق الأنوار الوهاجة ومطالع الأسرار البهاجة فی شرح سنن الإمام ابن ماجة جزء3صفحہ188)

اس کے بالمقابل مشہور صوفی سید علی حرازم ابن العربی براده المغربی الفاسی (متوفی:1214ھ)اپنی تصنیف ’’جواهر المعانی و بلوغ الامانی فی فیض سیدی ابی العباس التجانیؒ‘‘ میں لکھتے ہیں:

’’سیدنا ابو عباس التجانیؒ سے بعض مسائل کے بارہ میں دریافت کیا گیا۔ان میں سے ایک حدیث رسولﷺ ’’علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل‘‘ کے متعلق بھی سوال تھا۔انہوں نے جواب دیا کہ ’’خدا توفیق دے اور درست بات پر احترام کرے‘‘۔جہاں تک اس مذکورہ حدیث کا تعلق ہے تو یہ حدیث نہیں ہے جسے علامہ سیوطیؒ نے اپنی تصنیف ’’الدرر المنتثرة فی الاحادیث المشتهرہ‘‘ میں درج کیا ہے۔صاحب الابریز نے اپنے شیخ سے اس بارہ میں پوچھا تھا تو انہوں نے کہا کہ یہ حدیث نہیں ہے لیکن اسے کشفی طور پر درست بیان کیا کیونکہ علم حدیث کی رُو سے اس کی درایت میں کوئی سقم نہیں۔پس ان کا یہ قول دوسروں کی رائے پر حجت ہے کیونکہ وہ قطب (ولی اللہ) ہیں جیسا کہ صاحب الابریز نے بھی ذکر کیا ہے۔‘‘

(جواہر المعانی و بلوغ الامانی جزء 2صفحہ 275،مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت، لبنان)

3۔ حدیث ’’اذکروا اللّٰہ حتی یقولوا مجنون‘‘

امام شعرانیؒ (متوفی:973ھ)اپنی تصنیف ’’الطبقات الکبریٰ‘‘ میں حضرت ابو المواہب شاذلیؒ (متوفی:بعد850ھ) کا تذکرہ بیان کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ

’’ابولمواہب شاذلی فرمایا کرتے تھے کہ مجھے رؤیا میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی تو میں نے آپ سے حدیث مشہور کے متعلق سوال کیا:اذکروا اللّٰہ حتی یقولوا مجنون یعنی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو یہاں تک کہ لوگ مجنون کہیں۔جو کہ صحیح ابن حبان میں یوں ہے:اکثروا من ذکر اللّٰہ حتی یقولوا مجنون۔یعنی ذکر الٰہی کی کثرت کرو یہاں تک کہ لوگ مجنون کہیں۔توحضور علیہ السلام نے فرمایا:ابن حبان اپنی روایت میں سچا ہے جبکہ اذکروا اللّٰہ کا راوی بھی سچا ہے کیونکہ میں نے دونوں طرح فرمایا ہے ایک دفعہ اس طرح اور دوسری دفعہ اس طرح۔‘‘

(الطبقات الکبریٰ للشعرانی جزء2صفحہ151)

4۔شیخ محی الدین ابن عربیؒ (متوفی:638ھ) کا بذریعہ کشف صحت حدیث معلوم کرنا

مشہور صوفی بزرگ اور عالم شیخ الاکبر محی الدین ابن عربیؒ بھی بذریعہ کشف تصحیح حدیث کے قائل تھے۔آپ نے اپنی تصنیف فتوحات مکیہ میں اس موقف کا بدلائل مفصل ذکر کیا ہے جس میں خود اپنے واقعات بھی بیان فرمائے ہیں۔چنانچہ ملا علی قاری (متوفی:1014ھ) شرح مشکوٰة المصابیح میں بیان کرتے ہیں کہ

’’شیخ مُحِیُّ الدین ابن عربیؒ فرماتے ہیں کہ مجھے آنحضرت ﷺ کی یہ حدیث پہنچی کہ جو شخص ستر ہزار بار ’’لا الٰہ الا اللّٰہ‘‘ پڑھے تو اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔اسی طرح جس شخص کے لیے پڑھا جائے اس کی بھی مغفرت کردی جاتی ہے۔چنانچہ میں اس کلمہ کو روایت کردہ عدد کے مطابق خاص طور پر کسی کی نیت کیے بغیر پڑھا کرتا تھا۔اتفاقاً ایک روز میں بعض اصحاب کے ساتھ ایک دعوت میں موجود تھا اور ان میں ایک نوجوان بھی تھا جو کشف کے بارہ میں بہت مشہور تھا۔کھانا کھانے کے دوران اچانک وہ رونے لگا،میں نے اس سے اس کا سبب پوچھا تو بولا کہ ’’میں کشفی طور پر اپنی ماں کو عذاب میں مبتلا دیکھ رہا ہوں‘‘۔اس پر میں نے کلمہ مذکورہ کا ثواب دل میں ہی اس کی ماں کے لیے بخش دیا۔اس پر وہ جوان ہنسنے لگا اور بولا کہ ’’اب میں اپنی ماں کو جنت میں دیکھ رہا ہوں‘‘۔شیخ ابن عربیؒ فرماتے ہیں کہ ’’میں نے اس حدیث کی صِحَّت اس (نوجوان وَلی) کے کشف سے معلوم کی اور اس کے کشف کی صِحَّت حدیث سے۔‘‘

(مرقاة المفاتیح شرح مشکاة المصابیح کتاب الصلاة باب ما علی الماموم من المتابعة وحکم المسبوق)

حدیث رسول ﷺ کی بذریعہ کشف و الہام تصحیح کے متعلق علامہ ابن عربیؒ کا قول نقل فرماتے ہیں:

’’و قد صححت منه صلی الله علیه وسلم عدة احادیث قال بعض الحفاظ بضعفها فاخذت بقوله صلی الله علیه وسلم فیها و لم یبق عندی شك فیما قاله و صار ذلك عندی من شرعه الصحیح اعمل به و ان لم یطعنی علیه العلماء بناء علی قواعدهم۔۔‘‘

’’میں نے کئی احادیث کی تصحیح رسول اللہ ﷺ سے کروائی۔جن احادیث کو بعض حفاظ نے ضعیف قرار دیا ان کے متعلق میں نے رسول اللہ ﷺ سے رہنمائی لی اور مجھے ان کے بارہ میں کوئی شک نہ رہا اور وہ میرے لیے شریعت کے عین مطابق ہوگئیں اور میں اس پر عمل کرتا بے شک علماء اپنے بنائے ہوئے قواعد کی بناء پر میری اس بات کو نہ مانیں۔‘‘

(سعادة الدارین لیوسف بن اسماعیل نبہانی صفحہ 440)

5۔معروف محدث امام جلال الدین سیوطیؒ کا بذریعہ کشف تصحیح حدیث

امام عبد الوہاب شعرانیؒ علامہ جلال الدین سیوطیؒ کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’میں نے امام جلال الدین سیوطیؒ کے شاگردوں میں سے ایک شخص شیخ عبد القادر شاذلی کے پاس آپ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک رقعہ دیکھا جو آپ نے اس آدمی کے لیے بھیجا جس نے آپ سے سلطان قایتبای کے پاس سفارش کی درخواست کی تھی۔فرمایا:اے میرے بھائی!تجھے معلوم ہے کہ اب تک میں بیداری کی حالت میں بالمشافہ 75مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوچکا ہوں۔اگر حکام کے پاس جانے کی وجہ سے مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ سرکار علیہ الصلوة والسلام مجھے اس شرف سے محروم فرمادیں گے تو میں قلعہ میں جاکر سلطان کے پاس تیری سفارش ضرور کرتا جب کہ میں آپ کی احادیث شریفہ کے خادموں میں سے ہوں اور مجھے ان احادیث کی صحت کے بارے میں جنہیں محدثین نے اپنے طریق کے مطابق

ضعیف قرار دیا ہے حضور نبی پاک ﷺ سے استفادہ کرنا ہوتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ فائدہ تیرے ایک شخص کے فائدے سے کہیں زیادہ ضروری ہے۔''

(المیزان الکبریٰ للشعرانی جزء1صفحہ44،الطبعۃ الاولی، شرکۃ مصطفی البابی الحلبی مصر 1940)

اس کے بعد امام شعرانیؒ فرماتے ہیں:

''ویؤید الشیخ جلال الدین فی ذالک مااشتھر عن سیدی محمد بن زین المادح لرسول اللہ انہ کان یری رسول اللہ صلعم یقظۃ و مشافھۃ ولما حج کلمہ من داخل القبر''

''شیخ جلال الدین کی اس بات کا مؤید وہ واقعہ ہے جو سید محمد بن زین سے مشتہر ہے وہ آنحضرت ﷺ کی زیارت سے بیداری میں مشرف ہوتے جب حج کو جاتے تو روضۂ مبارک میں آپ سے ہمکلام ہوتے۔''

(المیزان الکبریٰ للشعرانی جزء1صفحہ44،الطبعۃ الاولی، شرکۃ مصطفی البابی الحلبی مصر 1940)

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہؑ نے بھی کشف کے ذریعہ صحیح حدیث کا مضمون بیان فرماتے ہوئے امام شعرانی کی کتاب میزان الکبریٰ کے حوالہ سے اس واقعہ کا ذکر اپنی تصنیف ازالہ اوہام میں تحریر فرمایا ہے۔ چنانچہ فرمایا:

''بہتیرے اولیاء اللہ سے مشتہر ہو چکا ہے کہ وہ آنحضرت صلعم سے عالم ارواح میں یا بطور کشف ہم مجلس ہوئے اور اُن کے ہمعصروں نے اُن کے دعوے کو تسلیم کیا۔ پھر امام شعرانی صاحب نے ان لوگوں کے نام لئے ہیں جن میں سے ایک امام محدث جلال الدین سیوطی بھی ہیں اور فرماتے ہیں کہ میں نے ایک ورق جلال الدین سیوطی کا تخطی اُن کے صحبتی شیخ عبد القادر شاذلی کے پاس پایا جو کسی شخص کے نام خط تھا جس نے اُن سے بادشاہ وقت کے پاس سفارش کی درخواست کی تھی سو امام صاحب نے اس کے جواب میں لکھا تھا کہ میں نے آنحضرت صلعم کی خدمت میں صحیح احادیث کے لئے جن کو محدثین ضعیف کہتے ہیں حاضر ہوا کرتا ہوں چنانچہ اس وقت تک پچھتر دفعہ حالت بیداری میں حاضر خدمت ہو چکا ہوں اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ میں بادشاہ وقت کے پاس جانے کے سبب اس حضوری سے رُک جاؤں گا تو قلعہ میں جاتا اور تمہاری سفارش کرتا۔''

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد3 صفحہ 177)

6۔شمس محمد بن ابی حمائل

علامہ یوسف نبھانی علامہ ابن حجر ہیثمی کا قول اپنی کتاب میں نقل کرتے ہیں کہ

علامہ ابن حجر ہیثمی بیان کرتے ہیں کہ میرے شیخ اور ان کے والد شمس محمد بن ابی حمائل بیداری کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کا بکثرت شرف پاتے تھے اور جب ان سے کوئی مسئلہ دریافت کیا جاتا اور اس میں مشکل پیش ہوتی تو وہ کہتے کہ میں اسے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کرکے دریافت کروں گا۔ پھر آپ اپنا سر اپنے قمیص کے گریبان میں ڈالتے اور پھر فرماتے کہ نبی کریم ﷺ نے اس بارہ میں یہ فرمایا ہے۔ چنانچہ ہمیشہ ایسا ہی ہوتا جیسا کہ وہ بیان کرتے تھے پس اس بات کے انکار میں احتیاط کرنی چاہیے کیونکہ اس کا انکار زہر کے مترادف ہے۔

(سعادۃ الدارین صفحہ 422-423)

7۔کشف ولی سے صحیح حدیث

علامہ یوسف نبھانی اپنی کتاب ''سعادۃ الدارین'' میں مشہور صوفی عبداللہ بن اسعد یافعی (متوفی:768ھ) کی روایت جو انہوں نے روض الریاحین میں بیان کی ہے تحریر کرتے ہیں:

''کسی ولی نے مجھے بتایا کہ وہ کعبہ کے گرد فرشتے اور پیغمبر کو دیکھتا ہے اور اکثر ایسا جمعہ، پیر کی رات اور جمعرات کو ہوتا ہے۔ اس (ولی) نے مجھے انبیاء کی ایک کثیر جماعت گنوائی اور بتایا کہ وہ ان میں سے ہر ایک کو ایک مخصوص جگہ پر کعبہ کے گرد بیٹھا ہوا دیکھتا ہے اور اس (نبی) کے متبعین میں سے اس کے اہل خانہ، رشتہ دار اور اصحاب اس کے ساتھ بیٹھتے ہیں۔ ہمارے نبی ﷺ کے پاس اتنے اولیاء جمع ہوتے ہیں جن کی تعداد خدا کے سوا کوئی شمار نہیں کرسکتا۔ اور اس قدر تعداد باقی تمام انبیاء کے پاس بھی جمع نہ ہو پاتی۔ اور حضرت ابراہیمؑ اور ان کی اولاد باب کعبہ کے پاس اپنے معروف مقام پر بیٹھتے ہیں اور حضرت موسیٰؑ اور انبیاء کی ایک جماعت رکن یمانی کے درمیان اور حضرت عیسیٰؑ اور ان کی ایک جماعت حجر اسود کی طرف بیٹھتی ہے۔ اس نے ہمارے نبی ﷺ کو اہل بیت رسول ﷺ، اور صحابہ کرامؓ اور اولیائے امتؒ کے ساتھ رکن یمانی کے پاس بیٹھے دیکھا۔ اس نے بعض اولیاء کے متعلق بیان کیا کہ وہ ایک فقیہ کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ اس فقیہ نے ایک حدیث بیان کی تو اس ولی نے کہا کہ یہ حدیث باطل ہے اس پر فقیہ نے کہا کہ آپ یہ کس بناء پر کہتے ہیں؟ تو اس ولی نے کہا کہ یہ دیکھیں، نبی کریم ﷺ آپ کے سر پر کھڑے یہ فرما رہے ہیں کہ ''میں نے یہ حدیث بیان نہیں کی۔ اس وقت اس فقیہ کو بھی کشف ہوگیا اور اس نے آنحضرت ﷺ کو کھڑے ہوئے دیکھا۔''

(سعادۃ الدارین صفحہ432 والفتاوی الحدیثیۃ لابن حجر الہیثمی صفحہ 297)

8۔رسول اللہؐ سے حالت کشف میں تحصیل علم اب بھی جاری ہے

مشہور محدث علامہ ابن حجر ہیثمی (اللہ تعالیٰ آپ کے علوم سے بہرہ ور کرے اور آپ سے راضی ہو) سے سوال کیا گیا کہ ''کیا اب بھی نبی کریم ﷺ سے حالت بیداری میں شرف ملاقات پاکر علوم سیکھے جاسکتے ہیں؟'' تو آپؒ نے جواباً فرمایا کہ ہاں بالکل یہ ممکن ہے اور پھر آپؒ نے کرامات اولیاء کا صراحتاً ذکر کیا جن میں شافعی مسلک کے امام غزالی، علامہ بارزی، علامہ تاج سبکی اور صوفی عفیف یافعی اور مالکی مسلک کے علامہ قرطبی اور ابن ابی جمرہ شامل ہیں اور انہوں نے بعض اولیاء کی حکایات بھی بیان کیں کہ ایک فقیہ کی مجلس میں وہ شریک تھے اور اس فقیہ نے ایک حدیث بیان کی تو ایک ولی نے اسے کہا کہ یہ حدیث باطل ہے تو اس فقیہ نے اس پر کہا کہ آپ یہ کس طرح کہہ سکتے ہیں تو ولی نے کہا کہ یہ بات میں نے اپنی طرف سے نہیں کہی بلکہ یہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو تمہارے سر پر کھڑے ہیں۔ اس پر اس فقیہ نے آپ ﷺ کی کشفاً زیارت کی۔

(الفتاوی الحدیثیۃ لابن حجر الہیثمی صفحہ 297)

9۔حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کا کشف

رئیس محدثین ہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے اپنی متعدد تصانیف میں کشف و الہام پر اعتماد اور اس سے استشہاد کیے ہیں۔ آپ نے ایک رسالہ ''درثمین فی مبشرات النبی الامین'' لکھا۔ جس کے مقدمہ میں آپ تحریر فرماتے ہیں:

''کمترین خلائق احمد جو ولی اللہ بن عبد الرحیم العمر الدہلوی کے نام سے مشہور ہے، عرض کرتا ہے کہ احادیث مبارکہ میں سے یہ چالیس حدیثیں ہیں جو عالم خواب میں یا آپ کی روح مبارک کے مشاہدے کی حالت میں آپ سے روایت کی گئی ہیں، میں نے انہیں اس رسالے میں جمع کر دیا ہے ان میں سے کچھ حدیثیں ایسی ہیں جنہیں کسی واسطے کے بغیر براہ راست ذات اقدس سے میں نے اخذ کیا ہے اور بعض احادیث ایسی ہیں کہ آپ کی روایت میں میرے اور آنحضور ﷺ کے درمیان دو یا تین واسطے ہیں۔ میں نے اس کا نام ''الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین ﷺ'' تجویز کیا ہے۔''

(مقدمہ کتاب الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین ﷺ
بحوالہ مجموعہ رسائل امام شاہ ولی اللہ جلدششم مرتبہ مفتی عطاء الرحمٰن قاسمی صفحہ 103)

اسی کتاب میں آپ نے بسند متصل شیخ محمد بن عبدالرحمٰن الخطاب شارح مختصر خلیل سے روایت کیا ہے کہ

''ہم اپنے شیخ عارف باللہ عبد المعطی التونسی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ آنحضور ﷺ کی زیارت کے لیے روانہ ہوئے۔ جب ہم روضہ مقدسہ کے قریب پہنچے تو پاپیادہ ہو گئے۔ ہمارے شیخ عبد المعطی رحمۃ اللہ علیہ چند قدم اٹھاتے، پھر رک جاتے، الغرض وہ اسی کیفیت میں روضہ مقدسہ پر پہنچے۔ وہاں پہنچ کر انہوں نے کچھ ایسی باتیں کہیں جو ہماری سمجھ سے بالا تھیں۔ واپس پلٹے تو ہم نے شیخ سے رک رک کر چلنے کی وجہ پوچھی، انوں نے فرمایا، میں آنحضرت ﷺ سے حاضری کی اجازت طلب کرتا تھا، اجازت ملتی تو قدم اٹھاتا، ورنہ رک جاتا، اسی طرح بارہ گاہ نبویؐ میں حاضر ہوا، میں نے آپ سے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ بخاری نے آپ سے حدیثیں روایت کی ہیں وہ صحیح ہیں؟ فرمایا: صحیح ہیں۔ میں نے عرض کیا، میں آپ سے وہ حدیثیں روایت کروں؟ فرمایا: شوق سے۔ چنانچہ شیخ عبد المعطی رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ محمد خطابؒ کو یہ اجازت عطا فرمائی، پھر ان میں ہر ایک دوسرے کو اجازت دیتا رہا۔ چنانچہ شیخ احمد بن عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ نخلیؒ کو اس سند کے ساتھ روایت کرنے کی اجازت دی۔ شیخ نخلیؒ نے ابو طاہر کو اجازت بخشی اور شیخ ابو طاہر نے مجھے اجازت عطا فرمائی۔

میں نے شیخ عبد الحق محدث دہلویؒ کے ہاتھ سے اسی سند کے ساتھ، انہی الفاظ میں یہ حدیث لکھی ہوئی دیکھی ہے۔ البتہ اس میں اتنا اضافہ ہے کہ شیخ عبد المصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے زیارت سے فارغ ہو کر آنحضور ﷺ سے بخاری اور مسلم دونوں کتابوں کی احادیث کی صحت سے متعلق پوچھا۔ آپ نے دونوں کی تصدیق کی اور دونوں کی روایت کی اجازت عطا فرمائی۔''

(الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین، مجموعہ رسائل شاہ ولی اللہ جلدششم صفحہ 116-117)

10۔صاحب کشف و رؤیا علمائے امت

علامہ یوسف نبھانی نے ایسے محدثین عظام و علمائے سلف و اولیاء اللہ کے نام درج کیے ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے حالت رؤیا و کشف میں زیارت رسول ﷺ کا شرف پایا۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

''علمائے سلف میں سے جو نبی کریم ﷺ سے حالت بیداری میں اور بالمشافہ شرف ملاقات پاتے تھے ان کے نام یہ ہیں: ابو مدین مغربی شیخ الجماعۃ، شیخ عبد الرحیم القناوی، شیخ موسی الزولی، شیخ ابوالحسن الشاذلی، شیخ ابوالعباس المرسی، شیخ ابو السعود بن ابی العشائر، سید ابراہیم المتبولی، شیخ جلال الدین سیوطی جو فرمایا کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو متعدد بار دیکھا اور ستر سے زائد مرتبہ حالت بیداری میں شرف ملاقات پایا۔ جہاں تک میرے استاذ سید ابراہیم متبولی کا تعلق ہے تو وہ اپنی ہر مجلس میں زیارت رسول کا شرف پاتے تھے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ رسول

اللہ ﷺ کے علاوہ میرا کوئی استاد نہیں۔ ابو العباس مرسی کہا کرتے تھے کہ اگر مجھ سے رسول اللہ ﷺ کی زیارت پل بھر بھی پس پردہ ہوجائے تو میں خود کو تمام مومنین میں شمار نہیں کرتا۔‘‘

(سعادۃ الدارین للنبھانی صفحہ 439-440)

11۔ امام شعرانیؒ کا قول

برکات روحانی اردو ترجمہ طبقات امام شعرانی کے صفحہ 34 پر امام شعرانیؒ کا قول درج ہے کہ

’’میں نے اپنے شیخ (امام شافعیؒ) کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ائمہ مذاہب نے اپنے مذاہب کی تائید شریعت کے ساتھ ساتھ حقیقت کے قواعد پر چل کر کی ہے اور ان حضرات نے اپنے پیروکاروں کو جتلایا کہ وہ شریعت اور حقیقت دونوں کے عالم تھے۔ نیز شیخ نے فرمایا کہ تمام اہل کشف کے نزدیک ائمہ مجتہدین میں سے کسی کا کوئی قول شریعت سے خارج نہیں اور ان کا شریعت سے خارج ہونا کیونکر صحیح ہوسکتا ہے جب کہ ان حضرات کو اپنے اقوال کے کتاب و سنت اور اقوال صحابہ کرام سے مستفاد ہونے پر اطلاع ہے کشف صحیح سے مشرف ہیں اور ان میں سے ہر ایک کی روح حضور سید عالم ﷺ کی روح پاک کے حضور حاضر ہوتی ہے اور انہیں دلائل میں سے جس چیز کے متعلق کچھ تردد ہوتا ہے اس کے بارے میں بارگاہ سید عالم ﷺ سے سوال کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ! کیا یہ آپ کا ارشاد ہے یا نہیں؟ اور انہیں استفادہ کا یہ شرف بیداری میں اور سرکار علیہ السلام کے روبرو ہوکر حاصل ہوتا ہے اور اہل کشف کے درمیان شروط معتبرہ کے ساتھ یہ حاضری ہوتی ہے۔ اسی طرح یہ حضرات اپنی کتابوں میں ہرمسئلہ کی تدوین اور اس کے ساتھ طاعت الٰہیہ کا شرف پانے سے پہلے حضور ﷺ سے پوچھ لیا کرتے تھے کہ یارسول اللہ ﷺ! ہمیں فلاں آیت سے یہ مسئلہ سمجھ آیا ہے اور فلاں حدیث پاک میں آپ کے اس ارشاد مبارک سے ہمیں یہ مسئلہ معلوم ہوا۔ آپ اسے پسند فرماتے ہیں یا نہیں؟ پھر حضور ﷺ کے ارشاد یا اشارہ کے مطابق عمل کرتے۔

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ اس کے بعد فرماتے ہیں کہ ہم آئمہ مجتہدین کے کشف اور بارگاہ سید عالم ﷺ میں روحانی طور پر ان کے حاضر ہونے کا جو تذکرہ کیا ہے اگر اس کے بارے میں کسی کو الجھن ہو تو ہم اسے کہتے ہیں کہ یقیناً یہ اولیاء اللہ کی کرامات میں سے ہے اور اگر آئمہ مجتہدین اولیاء نہیں ہیں تو پھر روئے زمین پر کبھی کوئی ولی ہے ہی نہیں۔ جبکہ بے شمار اولیاء اللہ کے متعلق مشہور ہے حالانکہ وہ مرتبہ میں یقیناً آئمہ مجتہدین سے فروتر ہیں کہ انہیں رسول پاک ﷺ کی بارگاہ میں حضوری کا اکثر شرف حاصل ہوتا تھا اور اس بات کی ان کے معاصرین تصدیق کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض کے اسماء گرامی یہ ہیں:

شیخ عبدالرحیم القضاوی، سیدی شیخ ابومدین المغربی، سیدی ابوالسعود بن ابی العشائر، سیدی شیخ ابراہیم الدسوقی، سیدی الشیخ ابوالحسن الشاذلی، سیسی الشیخ ابو العباس المرسی، سیدی الشیخ ابراہیم المتبولی، سیدی الشیخ جلال الدین السیوطی، سیدی الشیخ احمد الزواوی البجیری اور وہ مقدس جماعت جن کا ذکر ہم نے اپنی کتاب طبقات الاولیاء میں (یعنی یہی کتاب طبقات کبریٰ جو آپ کے ہاتھوں میں ہے) کیا ہے۔‘‘

(برکات روحانی اردو ترجمہ طبقات الکبریٰ صفحہ 35)

12۔ حکم عدل حضرت بانئ جماعت احمدیہؑ کا فیصلہ

پس صاحب کشوف اولیاء اللہ اور ملہم من اللہ کی باتیں اپنی ذات میں ہی سند ہوتی ہیں کہ وہ خدا کے نور سے دیکھتے ہیں اور احادیث کی صحت اور عدم صحت کے بارہ میں بذریعہ وحی و الہام بھی اللہ تعالیٰ سے رہنمائی پاتے ہیں۔ چنانچہ ایسی احادیث جو علمائے فن حدیث یا محدثین عظام کے نزدیک ان کے مقرر کردہ اصول و قواعد اور معیاروں پر پورا نہ اترنے کی وجہ سے صحیح قرار نہیں دی جاسکتیں، وہ بذریعہ کشف و الہام درست قرار دی جاسکتی ہیں کیونکہ صاحب کشف و ملہم من اللہ کو ان پر فوقیت حاصل ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق اس زمانہ کے حکم عدل حضرت مسیح موعود علیہ السلام صاحب کشف اور ملہم و مامور من اللہ ہیں۔ آپؑ نے اپنے سچے الہام کی بناء پر جن احادیث کو صحیح قرار فرمایا ہے تو بطور حکم عدل یہ آپؑ کا ہی منصب اور کام ہے۔

حضرت بانئ جماعت احمدیہؑ فرماتے ہیں:

’’حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کے لیے نیکی چاہتا ہے اس کے دل میں واعظ پیدا کر دیتا ہے جب تک دل میں واعظ نہ ہو کچھ نہیں ہوتا اگر خدا کے قول کے خلاف کوئی قول ہو تو خدا کو اس خلاف قول کے ماننے میں کیا جواب دے گا۔ احادیث کے متعلق خود یہ تسلیم کر چکے ہیں۔ خصوصاً مولوی محمد حسین اپنے رسالہ میں شائع کر چکا ہے کہ اہلِ کشف احادیث کی صحت بذریعہ کشف کر لیتے ہیں اور اگر کوئی حدیث محدثین کے اُصولوں کے موافق صحیح بھی ہو تو اہلِ کشف اُسے موضوع قرار دے سکتے ہیں اور موضوع کو صحیح ٹھہرا سکتے ہیں۔‘‘

(الحکم 10 اگست 1903ء نمبر 29 جلد 7 صفحہ 3)

نیز فرمایا:

’’جس حال میں اہلِ کشف احادیث کی صحت کے اس معیار کے پابند نہیں جو محدثین نے مقرر کیا ہے بلکہ وہ بذریعہ کشف اُن کی صحیح قرار دادہ احادیث کو موضوع ٹھہرانے کا حق رکھتے ہیں تو پھر جس کو حَکم بنایا گیا ہے اس کو یہ حق حاصل نہیں ہوگا؟ خدا تعالیٰ جو اُس کا نام حَکم رکھتا ہے یہ نام ہی ظاہر کرتا ہے کہ وہ سارا طب و یابس جو اُس کے سامنے پیش کیا جاوے گا تسلیم نہیں کریگا بلکہ بہت سی باتوں کو ردّ کر دے گا اور جو صحیح ہونگی اُن کے صحیح ہونے کا وہ فیصلہ دے گا ورنہ حَکم کے معنے ہی کیا ہوئے؟ جب اس کی کوئی بات ماننی ہی نہیں تو اُس کے حَکم ہونے سے فائدہ کیا؟‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 20-21)

مولوی محمد حسین بٹالوی نے اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر 11 جلد 7 صفحہ نمبر 335 تا 346 پر اس موقف کے بارہ علماء و فقراء و اولیاء اللہ کی شہادتیں دے کر مفصل بحث کی جس کا خلاصہ حضرت بانئ جماعت احمدیہؑ نے ازالہ اوہام حصہ اول، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 175 تا 178 پر بیان فرمایا ہے۔

اس مفصل بحث کے بعد مولوی محمد حسین بٹالوی نے آخر پر لکھا ہے کہ

’’اس خیال و اعتقاد کے لوگ متقدمین و متاخرین اہل اسلام میں اور بہت ہیں، ان سب کے اقوال نقل کرنے کی اس مقام میں گنجائش نہیں۔ ان چند اقوال منقولہ بالا سے امر سوم کا بیان شافی ہوگیا اور بخوبی ثابت ہوا کہ الہام یا کشف کو حجت و دلیل جاننے والے بھی اکابر اسلام (صوفیہ کرام و محدثین عظام) ہیں جیسے کہ اس کی حجیت کے منکر اکابر ہیں۔ یہ مسئلہ ایسا نیا اور انوکھا نہیں جس کا کوئی قائل نہ ہو۔‘‘

(اشاعۃ السنۃ نمبر 11 جلد 7 صفحہ نمبر 346)

حضرت مسیح موعودؑ مذکورہ بالا خلاصہ کے بعد تحریر فرماتے ہیں:

’’الہام اور کشف کی عزت اور پایۂ عالیہ قرآن شریف سے ثابت ہے وہ شخص جس نے کشتی کو توڑا اور ایک معصوم بچہ کو قتل کیا جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے وہ صرف ایک ملہم ہی تھا نبی نہیں تھا۔ الہام اور کشف کا مسئلہ اسلام میں ایسا ضعیف نہیں سمجھا گیا کہ جس کا نورانی شعلہ صرف عوام الناس کے مُنہ کی پھونکوں سے مُنطفی ہو سکے یہی ایک صداقت تو اسلام کے لیے وہ اعلیٰ درجہ کا نشان ہے جو قیامت تک بے نظیر شان و شوکت اسلام کی ظاہر کر رہا ہے یہی تو وہ خاص برکتیں ہیں جو غیر مذہب والوں میں پائی نہیں جاتیں۔ ہمارے علماء اس الہام کے مخالف بن کر احادیث نبویہ کے مکذب ٹھہرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ ہر ایک صدی پر ایک مُجدّد کا آنا ضروری ہے اب ہمارے علماء کہ جو بظاہر اتباع حدیث کا دم بھرتے ہیں انصاف سے بتلاویں کہ کس نے اس صدی کے سر پر خدائے تعالیٰ سے الہام پاکر مُجدّد ہونے کا دعویٰ کیا ہے یوں تو ہمیشہ دین کی تجدید ہو رہی ہے مگر حدیث کا تو یہ منشاء ہے کہ وہ مجدد خدائے تعالیٰ کی طرف سے آئے گا یعنی علوم لَدُنّیہ و آیات سماویہ کے ساتھ۔ اب بتلاویں کہ اگر یہ عاجز حق پر نہیں ہے تو پھر وہ کون آیا جس نے اس چودھویں صدی کے سر پر مجدّد ہونے کا ایسا دعویٰ کیا جیسا کہ اس عاجز نے کیا کوئی الہامی دعاوی کے ساتھ تمام مخالفوں کے مقابل پر ایسا کھڑا ہوا جیسا کہ یہ عاجز کھڑا ہوا تفکروا و تندّموا واتّقوا اللہ ولا تغلوا‘‘

(ازالہ اوہام حصہ اول، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 178-179)

دعا کا تحفہ

حالت اسلام پر موت اور انجام بخیر کی دعا

حضرت یوسف علیہ السلام کو قید کے ابتلاء کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے حکومت عطا کی اور آپ کے بھائی والدین کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے شکرانہ کے طور پر یہ دعا کی:

رَبِّ قَدۡ اٰتَیۡتَنِیۡ مِنَ الۡمُلۡکِ وَعَلَّمۡتَنِیۡ مِنۡ تَاۡوِیۡلِ الۡاَحَادِیۡثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۟ اَنۡتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ ۚ تَوَفَّنِیۡ مُسۡلِمًا وَّاَلۡحِقۡنِیۡ بِالصّٰلِحِیۡنَ ﴿۱۰۲﴾

(یوسف:102)

اے میرے رب! تو نے مجھے حکومت کا ایک حصہ بھی عطا کیا ہے اور تعبیر الرؤیا کا بھی کچھ علم تو نے مجھے بخشا ہے۔ (اے) آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے تو (ہی) دنیا اور آخرت (دونوں) میں میرا مددگار ہے۔ (جب بھی میری موت کا وقت آئے) مجھے اپنی کامل فرماں برداری کی حالت میں وفات دے اور صالحین (کی جماعت) کے ساتھ ملا دے۔

(قرآنی دعائیں از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 2)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

رپورٹ: جاوید اقبال ناصر۔مربی سلسلہ جرمنی

خدام الاحمدیہ کی علمی ریلی

جرمنی کے ریجن Reinland pfalz سے ایک رپورٹ

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے خدام الاحمدیہ جرمنی اپنے خدام کو مستعد وکمر بستہ رکھنے کے لیے مختلف قسم کی سرگرمیاں کرتی رہتی ہے۔ جسمانی طاقت کومضبوط وسرگرم رکھنے کے لیے سپورٹس کے پروگرام بنائے جاتے ہیں۔علمی طاقوں کو تیز تر کرنے کے لیے علمی ریلیاں منعقد کی جاتی ہیں۔ جہاں پر ان محفلوں میں حفاظ کرام قرآن کریم کو سریلی اور میٹھی آواز میں پیش کرتے ہیں وہاں پرشعلہ بیان مقرر اپنی تقاریر کا جادو جگاتے ہیں۔خوش آواز بھی ان محلفوں کی رونقوں کو دوبالا کرتے ہیں جب خوش الحانی سے نظمیں پڑھتے ہیں۔ اسی طرح کی ایک علمی ریلی کاانعقاد 6 جون 2022ء کو مسجد حمد wittlich میں ہوا۔جس میں ریجن Reinland pfalz کے خدام شامل ہوئے۔مکرم انیس احمد صاحب ریجنل قائد کی سرپرستی میں یہ علمی ریلی عمل میں آئی۔لیکن ان کے ساتھ سید البار احمد صاحب نائب ریجنل قائد نے دائیں بازو کا کام کیا۔ جبکہ ناظم اعلیٰ کی ذمہ داری عزیزم اُسامہ قمر قائد مجلس wittlich نے نبھائی۔ صبح 9 بجے ہی خدام کی آمد کا سلسلہ شروع ہوا

اور رجسٹریشن عزیزم جاہد احمد ناصر کے ہاتھوں ہوئی۔ ناشتہ کروانے والی ٹیم نے ناشتہ کرواکرمہمان داری کا آغاز کیا۔ اس ٹیم میں ذیشان احمد بٹ، ابرارحسین، بلال حسین، مامون احمد اور ہماری جماعت کے ایک فعال طفل حسام جاوید رانا تھے۔ وقتِ مقررہ پر افتتاحی تقریب عمل میں آئی جس کی صدارت مکرم سلمان طیب صاحب مہتمم تعلیم نے کی جو کہ مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ جرمنی کی نمائندگی میں تشریف لائے تھے۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم حافظ ثاقب محمود صاحب نے کی اور اردو ترجمہ بھی موصوف نے ہی پیش کیا۔تلاوت کی گئی آیات کا جرمن ترجمہ عمران ظفر صاحب کے حصہ میں آیا۔ خدام کا عہد مرکزی نمائندہ نے ہی دہرایا۔خوش آواز وخوش نوائی میں نظم پڑھنے کی توفیق مصباح الرحمان کو ملی۔ افتتاحی کلمات خاکسار کے حصے میں آئے۔ خاکسار نے خدام کو نماز قائم کرنے کی طرف ترغیب دلاتے ہوئے اس کے فوائد وثمرات بیان کئے اور اس کے نتیجہ میں حاصل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے افضال وبرکات کا ذکر بھی کیا گیا۔ اس کے بعد چند ایک سنہری الفاظ مرکزی مہمان نے پیش کیے اور حاضرین کو خلافت کے ساتھ مضبوط تعلق قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ بعدہٗ علمی مقابلہ جات کی باری آئی۔ ان مقابلہ جات کی نگرانی منور کاشف صاحب نے بھرپور حق ادا کرتے ہوئے کی۔ منصفی کے فرائض خاکسار کے ساتھ دو مربیان کرام مکرم انصر احمد صاحب، مکرم مصور احمد شمس صاحب اور لوکل جماعت کے صدر صاحب مکرم طاہر احمد ظفر صاحب نے ادا کیے۔ تلاوت، حفظ قرآن، نظم، تقریر اردو وجرمن کے مقابلہ کے لیے خدام میدان میں آئے۔ جج صاحبان نے کافی محنت کے ساتھ جانچ وپڑتال کر کے مقابلہ جات میں اوّل، دوم اور سوم آنے والے خدام کا نتیجہ مرتب کیا۔ پوزیشن لینے والے خدام نے انعامات مربیانِ کرام کے ہاتھوں سے وصول کیے۔ اختتامی کلمات منور کاشف صاحب نے کہے اور مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ کا پیغام حاضرین تک پہنچاتے ہوئے تمام خدام کا شکریہ ادا کیا۔ ریلی کے اختتام کو پہنچنے پر نعرائے تکبیر کی صداؤں سے خدام نے ماحول کو گرم کیا۔ نمازِ ظہرو عصر کی ادائیگی کے ساتھ ہی کھانے کی میزوں پر پلاؤ اور زردہ موجود تھا جو کہ مہمانوں کو اپنی خوشبو کی مہلک سے اپنی طرف بلا رہا تھا۔ خدام جی بھر کر اس سے لطف اندوز ہوئے اور پکانے والوں کے لیے دعائیں دیتے رہے۔ کھانا پکانے کی ذمہ داری مقامی کھانے کی ٹیم نے ادا کی جس کے نگران سیکرٹری صاحب ضیافت رانا جاوید اقبال صاحب تھے۔ ان کے ساتھ قمر زمان صاحب اور چوہدری فراز احمد نے مکمل تعاون کرتے ہوئے اپنے فرض کو ادا کیا۔ آب وطعام کو تقسیم کرنے کے فرائض محمد شاہد بٹ صاحب اور ان کی ٹیم نے ادا کیے۔ وائنڈ اَپ اور وقار عمل کے لیے مامون احمد، ابرار احمد، جاہد احمد ناصر، ارشد علی اور شفیق بٹ صاحبان نے اپنے آپ کو پیش کیا اور مسجد کی صفائی وستھرائی میں مدد کی۔ یوں یہ پُر وقار مجلس ایک نیا ولولہ خدام کے دلوں میں پیدا کرتی ہوئی اپنے اختتام کو پہنچی۔ شرکاء کی تعداد 120 تک نوٹ کی گئی۔ اللہ تعالیٰ اس ریلی کو کامیاب کرنے اور اس میں شامل ہونے والوں کے ساتھ ہو اور اپنے ہر قسم کے خزانوں میں سے ان کو وافر حصّہ عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ: حضرت مصلح موعودؓ کے کارنامے...... از صفحہ 7

9. مقطعات کا حل
10. قرآن کریم ایک بے نظیر روحانی، جسمانی، تمدنی اور سیاسی قانون
11. قرآن کریم کا کوئی ترجمہ اس کے مضامین پر حاوی نہیں ہوسکتا
12. کتب سابقہ پر افضلیت کے عقلی ونقلی شواہد
13. قرآنی فضیلت کے وجوہ
14. قرآن کریم کے منجانب اللہ ہونے کے دلائل
15. قرآن دعویٰ کے ساتھ دلیل پیش کرتا ہے
16. قرآنی قصص میں آئندہ زمانہ کے لیے پیشگوئیاں
17. بعث بعد الموت کی حقیقت
18. قرآن کریم کی اعلیٰ درجہ کی ترتیب
19. فحش کلامی اور ہر قسم کی بد اخلاقی سے منزہ کتاب
20. روحانی طاقتوں کی تکمیل کے لیے کامل تعلیم
21. عالم معاد کے متعلق اسلام کی جامع تعلیم
22. مسیح موعودؑ کی بعثت سے مسلمانوں کو کیا طاقت حاصل ہوئی
23. صدقہ وخیرات کے بارہ میں اسلامی تعلیم کی جامعیت ذیلی عنوانات
24. عورت اور مرد کے تعلقات پر بحث ذیلی عنوانات
25. کتب سابقہ میں تحریف
26. کلام اللہ کے منفرد نام کی کتاب صرف قرآن کریم ہے
27. مخالفین اسلام کے اعتراضات کا رد (دس اعتراضوں کے جواب)
28. پہلی کتب کی پیشگوئیاں پوری کرنے والی کتاب
29. الفرقان قرآن کریم ہی ہے
30. قرآن کریم کی پہلی اصولی اصلاح ہستی باری تعالیٰ کے متعلق (آٹھ صفات کے متعلق اصلاح)
31. آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کے متعلق سابقہ انبیاءؑ کی پیشگوئیاں
32. قانون شریعت اور قانون طبعی کی باہم مطابقت کا حیرت انگیز سلسلہ
33. قرآن کریم کے سوا اور کسی کتاب کو افضل الکتب ہونے کا دعویٰ نہیں
34. قرآنی علوم سے فائدہ اٹھانے کے اصول
35. قرآن کریم اپنے استعاروں کو آپ حل کرتا ہے
36. شریعت کا بوجھ انسان کے سوا کسی اور پر نہیں ڈالا گیا
37. بعض استعارات کی قرآنی تشریح

(سوانح فضل عمر جلد 3 صفحہ 150 - 151)

17 جنوری 1930ء سے اہل ملک تک پیغام احمدیت پہنچانے کے لیے اپنے قلم سے ’’ندائے ایمان‘‘ کے نام سے اشتہارات کا ایک نہایت مفید سلسلہ شروع فرمایا۔

(تاریخ احمدیت جلد 5 صفحہ 178)

اپریل 1930ء سے ’’رسالہ جامعہ احمدیہ‘‘ کے نام سے جامعہ احمدیہ کی طرف سے حضرت مولانا میر محمد اسحاق صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کی زیر نگرانی ایک سہ ماہی رسالہ جاری کیا گیا۔

(تاریخ احمدیت جلد 5 صفحہ 182)

1930ء میں ہی تعلیم الاسلام کی طرف سے ایک سہ ماہی اردو انگریزی میگزین جاری ہوا جس کے مدیر اعلیٰ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی اے تھے۔

(تاریخ احمدیت جلد 5 صفحہ 183)

(باقی سوموار کو ان شاءاللہ)

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

رپورٹ: فہیم الدین ناصر۔ نمائندہ الفضل آن لائن رومانیہ

رومانیہ کے ایک ٹی وی پروگرام میں اسلام احمدیت کی شمولیت

گزشتہ دنوں رومانیہ کے ایک مذہبی ٹی وی چینل Speranta TV کی طرف سے جماعت احمدیہ رومانیہ کو ٹی وی کے ایک پروگرام میں شرکت کا موقع ملا۔ اس ٹی وی چینل کا ایک ریگولر پروگرام اسپیشل ایڈیشن کے نام سے ہر جمعرات کو لائیو نشر ہوتا ہے جس میں مختلف عیسائی فرقوں کے نمائندگان کو ایک ساتھ بلایا جاتا ہے، پروگرام کا فارمیٹ اس طرح پر ہوتا ہے کہ پروگرام میں شامل مختلف عیسائی فرقوں کے نمائندوں نے اپنے مسلک کی روشنی میں پروگرام کے طے شدہ Topic پر باری باری اظہار خیال کرنا ہوتا ہے۔ مختلف فرقوں کے نمائندگان کے درمیان مذہبی آراء کا تبادلہ اس پروگرام کی دلچسپی کا باعث بنتا ہے اسی لیے یہ پروگرام رومانیہ کے مذہبی حلقوں میں کافی معروف ہے اور دلچسپی سے دیکھا جاتا ہے، جماعت احمدیہ رومانیہ کو 31/ مارچ 2022ء کو ٹی وی کے اسپیشل ایڈیشن پروگرام کے اینکر Person کی طرف سے اس میں شرکت کی دعوت ملی، مربی سلسلہ رومانیہ اسلام احمدیت کی نمائندگی میں پروگرام میں شامل ہوئے، مختلف عیسائی فرقوں کے پانچ نمائندگان بھی پروگرام میں شامل تھے جن کا تعلق ان عیسائی چرچز یا مسالک سے تھا۔

Romanian Baptist Church

Christian Evangelical Church of Romania

Romanian Orthodox Church

Evangelical Reformed Church

Seventh Day Adventist Church Romania

اس پروگرام کا عنوان مذہبی اقدار اور بائیو ایتھکس (bioethics) کے چیلنجز تھا۔ زیر گفتگو امور یہ رہے۔

Abortion, In vitro fertilisation (IVF), Organ Donation, Euthanasia, etc.

پروگرام خدا کے فضل سے بہت دلچسپ رہا، اس پروگرام میں اسلام کی پہلی بار نمائندگی ہوئی تھی اس لحاظ سے بھی یہ پروگرام خوب دلچسپی کا موجب ہوا اور پسند کیا گیا، یہ پروگرام، ٹی وی اور ریڈیو نشریات کے ذریعہ اور سوشل میڈیا کے ذرائع سے ملک بھر میں دیکھا اور سنا گیا، خدا کے فضل سے اس پروگرام کے ذریعہ ملک کے طول وعرض تک جماعت کا تعارف پہنچا اور لوگوں کو جماعت سے واقفیت ہوئی۔ اس پروگرام کے بعد پروگرام کے اینکر نے کہا کہ آئندہ بھی ان کی طرف سے جماعت کو پروگرامز میں شرکت کی دعوت دی جائے گی۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کے نیک اور مثبت اثرات پیدا کرے، اور جماعت کا نام اور پیغام لوگوں تک پہنچنے کے سامان پیدا فرماتا رہے، آمین

فقہی کارنر

بیچنے والے کو اپنی چیز کی قیمت مقرر کرنے کا اختیار ہے

(حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں) سوال پیش ہوا کہ بعض تاجر گلی کوچوں میں یا بازار میں اشیاء فروخت کرتے ہیں۔ ایک ہی چیز کی قیمت کسی سے کم لیتے ہیں اور کسی سے زیادہ، کیا یہ جائز ہے؟

آپؑ نے فرمایا۔

مالک شے کو اختیار ہے کہ اپنی چیز کی قیمت جو چاہے لگائے اور مانگے، لیکن وقتِ ضرورت تراضی طرفین ہو اور بیچنے والا کسی قسم کا دھوکہ نہ کرے۔ مثلاً ایسا نہ ہو کہ چیز کے خواص وہ نہ ہوں جو بیان کئے جاویں اور کسی قسم کا دغا خریدار سے کیا جاوے اور جھوٹ بولا جاوے اور یہ بھی جائز نہیں کہ بچے یا ناواقف کو پائے تو دھوکہ دے کر قیمت زیادہ لے لے اور جس کو اس ملک میں ''لگا دا'' لگانا کہتے ہیں یہ ناجائز ہے۔

(بدر 16 مئی 1907ء صفحہ 10)

(داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

ایک سبق آموز بات

بعض اوقات لڑکے یا مرد ایک ہاتھ کی چھوٹی انگلی کا ناخن غیر معمولی طور پر بڑھا لیتے ہیں۔ پوچھنے پر معلوم ہوتا ہے کہ اس کا کوئی خاص مقصد نہیں سوائے کان کی صفائی کے۔ یاد رکھنا چاہیے مردوں کا زیادہ لمبے ناخن رکھنا کوئی پسندیدہ عمل نہیں ہے اس کے ساتھ صفائی نصف ایمان ہے اور اتنا لمبا ناخن رکھنا اور اگر وہ کان کی صفائی کے لیے استعمال ہو رہا ہے تو بالکل بھی حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق نہیں ہے اس کے علاوہ دیکھنے میں بھی خوشنما نہیں ہے۔

طاہر احمد۔ نمائندہ الفضل آن لائن فن لینڈ

طلوع وغروب آفتاب

23/جولائی2022ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		04:25	19:04
مدینہ منورہ	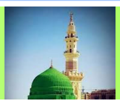	04:18	19:10
قادیان		04:03	19:31
ربوہ		03:43	19:11
اسلام آباد ٹلفورڈ		03:45	21:04